اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

خطبہ نمبر ۲۲

روزنامہ الفضل — دار الامان قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN.

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی [illegible]

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۱

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷ | ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۱۵ اگست ۱۹۳۹ء | نمبر ۱۸۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ اگست۔ کل بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بخیریت منالی پہونچ گئے ہیں:۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو ابھی تک آشوب چشم کی تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے:۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے ہاں آج ۲ بجے بعد دوپہر لڑکا پیدا ہوا۔ خدا تعالےٰ مبارک کرے۔ احباب بچہ اور زچہ کی صحت اور درازی عمر کے لئے دعا کریں:۔

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ سیالکوٹ سے واپس تشریف لے آئے:۔

کل صبح آٹھ بجے محلہ دار الفضل کی لجنہ اماء اللہ کا جلسہ تحریک جدید کے متعلق زیر صدارت محترمہ حیات بیگم صاحبہ۔ اور لجنہ اماء اللہ محلہ دار البرکات کا جلسہ بعد نماز ظہر منعقد ہوا:۔

تحریک جدید کے مطالبات کے متعلق جماعت احمدیہ قادیان کا جلسہ

علماء اور بزرگانِ سلسلہ کی تقریریں

قادیان ۱۳ اگست۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد کے ماتحت کہ ۱۳ اگست کو تحریک جدید کے متعلق احمدی مردوں عورتوں اور بچوں کا مشترکہ جلسہ کیا جائے۔ لوکل انجمن کے زیر اہتمام آج آٹھ بجے صبح مسجد اقصےٰ میں بصدارت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں کئی ہزار احمدی احباب شریک تھے۔ خواتین کے لئے مسجد میں پردہ کا انتظام تھا۔ اور آلۂ نشر الصوت بھی لگایا گیا تھا۔ تقاریر کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

شیخ عبد القادر صاحب کی تقریر

شیخ عبد القادر صاحب مولوی فاضل نے سادہ زندگی بسر کرنے اور ہاتھ سے مشقت کا کام کرنے کی اہمیت بیان کرتے ہوئے کہا۔ کہ یہ امور ایسے ہیں۔ جن پر تمام انبیاء یہاں تک کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی عمل کرتے رہے ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کو میں نے خود کراچی میں دیکھا۔ کہ آپ اشیاء خریدنے کے لئے بازار تشریف لے جاتے۔ اور اپنی ضرورت کی چیزیں خرید لاتے۔ پس دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ انبیاء اور اولیاء کے نقش قدم پر چلتے ہوئے سادہ زندگی اختیار کریں۔ اور اپنے کام اپنے ہاتھ سے کرنے کی عادت ڈالیں:۔

مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور کی تقریر

مولوی صاحب نے مطالبہ نمبر ۳ یعنی دشمن کے گندے لٹریچر کے جواب کے متعلق تقریر کرتے ہوئے بتایا۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدافعت کے تین طریق بیان فرمائے ہیں۔ اول اپنے ہاتھ سے ناروا امر کا انسداد کرنا۔ دوم اس کی استطاعت نہ ہو۔ تو زبان سے جواب دینا۔ سوم اگر ازالہ کا اور کوئی ذریعہ نہ ہو۔ تو دل میں اسے برا سمجھنا۔ اور اللہ تعالےٰ سے اس کے دور ہونے کے لئے دعائیں کرنا۔ آپ نے توجہ دلائی۔ کہ جماعت کو چاہیئے۔ ان تینوں ذرائع سے کام لے کر دشمنوں کے گندے لٹریچر کا جواب دے یعنی کتابوں۔ ٹریکٹوں اور رسالوں کے ذریعہ۔ تقاریر کے ذریعہ اور دعاؤں کے ذریعہ:

مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر کی تقریر

جناب مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر نے تبلیغ بیرون ہند اور تبلیغی سروے پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ خدا تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جو پیغام بھیجا ہے۔ ہمارا فرض ہے۔ کہ اس کو نہ صرف ہندوستان تک۔ بلکہ بیرون ہند کے تمام طبقوں تک پہنچائیں۔ دنیا کے بہترین مشنریوں میں سے ہمارا وقت رومن کیتھولک فرقہ کے مشنری کا ہے۔

کہ ان دونو کی ملاقاتیں ضرور کوئی گل کھلائیں گی۔ اور یورپ کے امن کے لئے خطرہ کا موجب ہونگی۔ اس لئے برطانیہ۔ پولینڈ اور فرانس کو اس سے بے خبر نہیں رہنا چاہیئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس ملاقات کی غرض یہ تھی۔ کہ دونو مل کر ہنگری پر زور دیں۔ کہ معاہدہ پر دستخط کر دے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ڈینزگ کے مسئلہ کو جرمنی کے نزدیک اتنی اہمیت حاصل نہیں۔ جتنی کہ ظاہر کی جاتی ہے یہ محض تقاضائے مصلحت ہے۔ حقیقتاً ہٹلر اور مسولینی کے سامنے اور بہت سی باتیں ہیں۔

اطالوی اور جرمن وزرائے خارجہ کی ملاقات پر اظہار رائے کرتے ہوئے ایک اطالوی اخبار لکھتا ہے۔ کہ اگر ڈینزگ کے سوال پر لڑائی شروع ہو گئی۔ تو اٹلی جرمنی کا ساتھ ضرور دے گا۔ سمانتینو رگیباڈا کے اخبار نے لکھا ہے کہ آغاز جنگ سے قبل برطانیہ۔ فرانس اور پولینڈ کو صورت حالات کا اچھی طرح مطالعہ کر لینا چاہیئے۔ اٹلی اور جرمنی جنگ کو پسند نہیں کرتے۔ لیکن اگر اس کے سوا کوئی چارہ کار نہ ہوا۔ تو مجبوراً اس میں شامل ہونگے۔ اور یہ لازمی بات ہے کہ اگر ڈینزگ کا سوال خاطر خواہ طور پر حل نہ ہوا۔ اور لڑائی شروع ہو گئی تو اٹلی جرمنی کا ساتھ دے گا۔ جنرل گوئرنگ کا اخبار بھی اس ملاقات پر رائے زنی کرتے ہوئے لکھتا ہے۔ کہ جرمنی کو اسی وقت خطرہ درپیش ہے۔ اس لئے اٹلی کو اس کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے۔

جرمن کمانڈر انچیف نے ایک مجمع کے سامنے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہٹلر ایک بھی جرمن کی زندگی کو معرض خطر میں ڈالنا نہیں چاہتا۔ لیکن اگر ایسا وقت آیا۔ کہ اس نے ہم سے قربانی کا مطالبہ کیا۔ تو ہم بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہیں کریں گے کیونکہ اپنے قومی بقاء کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ سردار دلہ سوندھی دخوشی محمد دلہ سردار ذات جٹ سکنہ تہارہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی سرداری لال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرض خواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۰-۹-۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۰-۹-۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۰-۹-۳۹ کی جائیگی جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ غلام محمد دلہ دومندھی ذات جٹ سکنہ ترہاڑہ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی سرداری لال وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے۔ لہذا جملہ قرض خواہان کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۰-۹-۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۰-۹-۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا جبکہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرض خواہوں کو لازم ہے۔ کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۰-۹-۳۹ کی جائیگی جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

فارم ۲

فارم نوٹس زیر تحتی دفعہ (۱) دفعہ ۱۳ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قواعد ۱۲ و ۱۳ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

ہرگاہ منکہ سوداگر سنگھ ولد لیک چند ذات جٹ سکنہ بھاگ بیگ تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ قرضدار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور مسمی رام کشن وغیرہ کے قرضہ جات کے تصفیہ کے لئے ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ کی رائے میں یہ مناسب ہے۔ کہ قرضدار مذکور اور اس کے قرضخواہ کے مابین تصفیہ کرانے کی کوشش کی جائے لہذا جملہ قرضخواہاں کو جن کا قرضدار مذکور مقروض ہے۔ بذریعہ تحریر ہذا حکم دیا جاتا ہے کہ تم نوٹس ہذا کی تاریخ اشاعت سے دو مہینے کے اندر ان جملہ قرضہ جات کا ایک تحریری نقشہ جو ان کو قرضدار مذکور کی طرف سے واجب الادا ہیں بتاریخ ۲۰-۹-۳۹ دفتر بورڈ واقع ڈسکہ میں پیش کرو۔ بورڈ مذکور تاریخ ۲۰-۹-۳۹ بمقام ڈسکہ نقشہ ہذا کی پڑتال کرے گا۔ جب کہ تمہیں بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔

۲۔ نیز جملہ قرضخواہوں کو لازم ہے کہ ایسے نقشہ کے ہمراہ ایسے جملہ قرضہ جات کی مکمل تفاصیل پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہی جملہ دستاویزات بشمول بہی کھاتہ کے ان اندراجات کے جن پر وہ اپنی دعاوی کی تائید میں انحصار رکھتے ہو۔ پیش کرو۔ اور اس کے ساتھ ہر ایک ایسی دستاویز کی ایک مصدقہ نقل پیش کرو۔

۳۔ اس بارہ میں مزید کارروائی بمقام ڈسکہ بتاریخ ۲۰-۹-۳۹ کی جائیگی۔ جبکہ جملہ قرضخواہوں کو بورڈ کے سامنے پیش ہونا چاہیئے۔ مورخہ ۱۹ جولائی ۱۹۳۹ء

(دستخط) **جناب سردار شودیو سنگھ صاحب بی اے ایل ایل۔ بی**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ (بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

واردھا ۱۲ اگست کانگرس ورکنگ کمیٹی کا آج پھر اجلاس ہوا۔ بنگال اسمبلی کی کانگرس پارٹی کے بعض ممبر ہندو سبھا کے ممبر ہیں۔ انہیں ہدایت کی گئی ہے کہ یا ہندو سبھا میں رہیں۔ یا کانگرس میں دونو کی ممبری بیک وقت گوارا نہیں کی جا سکتی۔

لکھنؤ ۱۳ اگست ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے زیر دفعہ ۱۴۴ اہتمام ایڈیٹروں پبلشروں اور ایسی اپنیوں کو حکم دیا ہے کہ وہ فرقہ وارانہ کشیدگی میں اضافہ کرنے والے مضامین کی اشاعت سے احتراز کریں۔ آج ایک خاکسار لیڈر یہاں آرہا ہے۔ جسے شاندار سلامی دینے کے لئے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ مگر گولے وغیرہ چلانے کی بھی ممانعت کر دی گئی ہے۔

وارسا ۱۳ اگست حکام ڈینزگ نے پولش جنگی خانہ کے جس افسر کو گرفتار کیا ہوا تھا۔ اسے رہا کر دیا ہے۔ اس کے مقابل پر حکومت پولینڈ نے ان کا جو افسر گرفتار کیا تھا۔ اسے چھوڑ دیا ہے

لنڈن ۱۲ اگست ڈیوک اور ڈچس آف کینٹ نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ بذریعہ ہوائی جہاز کراچی آئیں گے۔ اور ہندوستان کے بعض اہم شہروں کی سیاحت کے بعد کولمبو جائیں گے۔ اور وہاں سے آسٹریلیا روانہ ہونگے آپ آسٹریلیا کے گورنر جنرل مقرر ہوئے ہیں۔

بنوں ۱۲ اگست وزیرستان کے ڈپٹی کوارٹر ماسٹر جنرل کرنل سے اپنے مسلمان بہرے اور ڈرائیور کے ساتھ ڈیرہ اسمٰعیل خان واپس آرہے تھے کہ ۸-۹ میل کے درمیان ایک بڑا سا شہتیر رکھ کر ان کی موٹر کو روک لیا گیا۔ اور چالیس حملہ آوروں نے گولیوں سے فائر کر کے آناً فاناً تینوں کو ہلاک کر دیا۔ اور سامان لے کر بھاگ گئے۔ کانسٹیبلری والوں نے تلاش کی بہت کوشش کی۔ مگر ملزموں کا کوئی سراغ نہ لگ سکا۔

بنوں ۱۳ اگست شہر تباہی

حملہ کا خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے۔ حفاظت کے لئے پولیس لائن میں ایک رجمنٹ تعینات کر دی گئی ہے۔ فوجی بارکوں میں بھی فوج تیار رہے۔ شب گذشتہ دریائے قرم کی طرف سے چھاؤنی میں فائر کئے گئے۔ مگر کوئی نقصان نہیں ہوا۔ میرعلی کی چوکی پر بھی فائر کئے گئے۔ مشک عالم کے قتل نے قبائلیوں کو آتش زیر پا کر رکھا ہے۔ اور وہ اس کے انتقام کے لئے دیوانے ہو رہے ہیں۔

لنڈن ۱۲ اگست یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کے نمائندہ مقیم روم کو مسولینی کے حکم سے اٹلی سے نکال دیا گیا ہے۔ اور اس ایجنسی کا دفتر غیر معین عرصہ کے لئے بند کر دیا گیا ہے

کلکتہ ۱۲ اگست پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کو قریباً دو صد چینی انجمنوں کی طرف سے وہاں آنے کی دعوت موصول ہوئی ہے۔ چنانچہ آپ ۲۰ اگست کو بذریعہ ہوائی جہاز وہاں جا رہے ہیں۔

ماسکو ۱۲ اگست آج فرانس اور برطانیہ کے فوجی مشنوں نے روسی نمائندوں سے ملاقات کی۔ اس کے بعد ان کے اعزاز میں ایک ڈنر دیا گیا۔

لاہور ۱۲ اگست حکومت پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ پنجاب سروس آف انجنیئرز آبپاشی و تعمیرات و مرکس کے درجہ اول و دوم کے امتحان مقابلہ کے لئے پبلک سروس کمیشن نے جو نصاب مقرر کر رکھا تھا۔ وہی قواعد اور نصاب پنجاب پبلک ورکس ڈیپارٹمنٹ بلڈنگز اینڈ روڈز کے ماہر انجنیئروں اور اپرنٹس انجنیئروں کی اسامیوں کے امتحان کے لئے بھی کار آمد ہونگے۔

پشاور ۱۳ اگست سر آرتھر پارسن قائم مقام گورنر کا آج وکٹوریہ ہال میں شاندار استقبال کیا گیا آپ نے حلف وفاداری لیا۔ اور ۱۷ توپوں کی سلامی دی گئی۔

لنڈن ۱۳ اگست ڈینزگ کے نازی لیڈر ہر فارسٹر نے دورہ ہوئے کہا تھا کہ جو حکومتیں ڈینزگ کے بارہ میں اس وقت پولینڈ کی پیٹھ ٹھونک رہی ہیں۔ وہ اس مسئلہ کا پر امن حل تلاش کرنے میں بھی اس کی رہنمائی کر سکتی ہیں۔ ایک نازی اخبار نے تو اس سے بھی صاف الفاظ میں لکھا ہے کہ اگر برطانیہ چاہے تو ڈینزگ کے مسئلہ کا فیصلہ کرا سکتا ہے۔

قاہرہ ۱۳ اگست حکومت مصر نے اعلان کیا ہے کہ ۱۹۳۶ء میں برطانیہ کے ساتھ معاہدہ ہوا تھا۔ کہ نہر سویز کی حفاظت کے لئے جو برطانوی فوج یہاں رہے گی۔ اس کی رہائش کے لئے دونو حکومتیں مساوی حصہ ڈال کر بارکیں تعمیر کرائیں۔ لیکن اس معاہدہ کی تکمیل سے قبل ہی وزارت بدل گئی نئی وزارت نے اس بوجھ کو برداشت کی طاقت نہ دیکھتے ہوئے اس خیال کو ترک کر دیا۔ اب اس معاہدہ کے سلسلہ میں دونو حکومتوں کے نمائندے بات چیت کر رہے ہیں۔

حیدر آباد ۱۲ اگست عثمانیہ یونیورسٹی کے ہندو طلباء نے آٹھ ماہ کے بعد ہڑتال ترک کر دی ہے اور اب امتحانات [illegible] شامل ہو رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصری پارٹی کا احرار اور آریوں کے ساتھ مل کر فتنہ انگیز جلسہ

چند دن ہوئے مصری پارٹی کے ایک شخص عبدالعزیز نے اشتہار شائع کیا تھا کہ ۱۳؍ اگست کو فخرالدین ملتانی کی برسی منائی جائے گی۔ جلوس نکالا جائے گا۔ اور جلسہ کیا جائے گا۔ آج جلوس تو کوئی نہ نکلا۔ البتہ رات کے ساڑھے آٹھ بجے آریوں۔ سکھوں اور احرار کے ساتھ مل کر ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں نیشنل لیگ کے ممبران کو صدر لیگ نے شمولیت کی اجازت دی۔ جلسہ کے شروع ہونے پر شبنم سرہندی نے اعلان کیا۔ کہ اسوقت اشتعال انگیز تقریریں کی جائیں گی۔ احمدی اگر سن نہیں سکتے۔ تو چلے جائیں۔ اس پر مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری نے کہا۔ کہ اشتعال انگیز تقریریں کرنے والوں پر نقض امن کی ذمہ واری ہوگی۔ اور ہم حکام کو ایسی باتوں کی طرف توجہ دلانے کے لئے تقریریں سنیں گے۔ آخر کچھ دیر کی بحث کے بعد جلسہ ایک آریہ کی تقریر سے شروع کیا گیا۔ اس کے بعد شیخ مصری نے تقریر شروع کی۔ جس میں فخر دین کا تو نام تک نہ لیا۔ البتہ اپنا رونا شروع کر دیا اور جب وہ اس قسم کے مطالبات کرنے لگا۔ کہ مجھے فلاں بات کا ثبوت دیا جائے اور فلاں بات کی مثال پیش کی جائے تو مولوی ابوالعطاء صاحب نے توجہ دلائی کہ جب ہم سے جواب طلب کیا جاتا ہے تو ہمیں جواب دینے کے لئے وقت بھی دیا جائے۔ اس پر مصری نے تقریر کے بعد جواب کے لئے وقت دینے کا اقرار تو کر لیا۔ لیکن ایک فضول طول طویل تقریر شروع کر دی اور جب کہا گیا۔ کہ اس تقریر کے لئے وقت کی کوئی حد ہونی چاہیئے۔ تاکہ جواب کے لئے وقت مل سکے۔ تو کہا گیا۔ کہ حد نہیں مقرر کی جاسکتی۔ اور تم لوگ یہاں سے نکل جاؤ اس کے بعد شور برپا ہو گیا۔ جس کے دوران میں احمدیوں پر اینٹیں برسائی گئیں۔ اور ایک احمدی پر لاٹھی سے بھی وار کیا گیا۔ جس سے اس کا سر زخمی ہو گیا۔ موقع پر موجود حکام کو اس طرف توجہ دلائی گئی۔ مگر انہوں نے کوئی نوٹس نہ لیا۔ پھر احرار اور مصری پارٹی کے بعض اشتعال انگیز الفاظ کی طرف بھی توجہ دلائی گئی۔ تو کہا گیا۔ کہ آپ لوگ بیٹھ کر تقریر سنتے رہیں خواہ ساری رات ہوتی رہے۔ مگر بولیں نہیں۔ ورنہ آپ کے خلاف کارروائی کیجائیگی اور جواب کے لئے وقت دینے کا جو وعدہ کیا گیا ہے۔ وہ جلسہ کرنے والوں کی مرضی پر منحصر ہے۔ کہ پورا کریں یا نہ کریں۔ ہم کچھ نہیں کر سکتے۔ آپ لوگ یا تو خاموش بیٹھے رہیں۔ یا چلے جائیں ورنہ میرے حکم سے تم لوگوں کو سختی سے نکال دیا جائیگا یہ الفاظ مجسٹریٹ صاحب نے دو تین مرتبہ دہرائے۔ جس پر شیخ محمود احمد صاحب صدر نیشنل لیگ قادیان نے کہا کہ جبکہ حکام ہماری کسی بات کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ اور اس قسم کے الفاظ ہمارے متعلق استعمال کر رہے ہیں۔ تو پھر ہم کو یہاں ٹھہرنا نہیں چاہیئے۔ اور ہم ابھی تک باہر ریتی چھلہ میں جلسہ کریں گے۔ چنانچہ جوش میں بھرا ہوا مجمع ریتی چھلہ میں آگیا جہاں پہلے شیخ محمود احمد صاحب عرفانی صدر جلسہ نے پولیس اور مجسٹریٹ صاحب کے اس رویہ کے خلاف جو انہوں نے ہماری معزز اور تعلیم یافتہ پُرامن جماعت کے خلاف اختیار کیا صدائے احتجاج بلند کی اور ایک ریزولیوشن حکام بالا کو بھیجنے کے لئے پاس کرایا۔ اس کے بعد مولوی ابوالعطاء صاحب نے مفصل تقریر کی جسمیں مصری کی باتوں کا مفصل جواب دیا

آخر میں عبدالمنان طالب علم پسر مولوی محمد اسماعیل صاحب سابق پروفیسر جامعہ احمدیہ کو شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے پبلک کے سامنے پیش کیا۔ جس کا سر احراری یا مصری پارٹی کے کسی آدمی کے پتھر سے زخمی ہوا تھا۔ اس کے بعد جلسہ ۱۲ بجے دعا پر ختم ہوا۔

(لوکل رپورٹ)

DALHOUSIE. DALHOUSIE.

CHEAP RAIL-CUM-ROAD RETURN TICKETS AVAILABLE FOR SIX MONTHS FROM ALL IMPORTANT STATIONS.

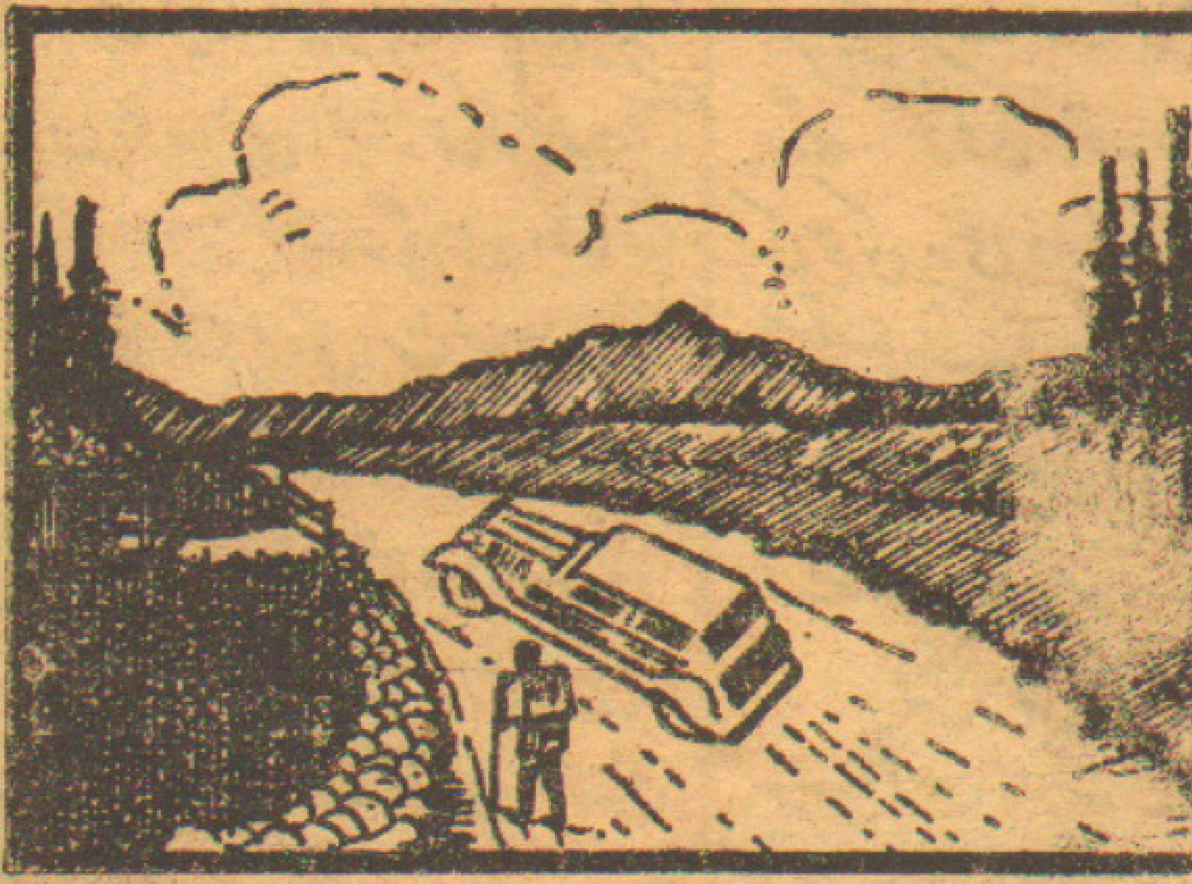

ALL ROAD TRANSPORT INSURED.
SAFEST. CHEAPEST. BEST.

FOR FURTHER PARTICULARS APPLY :—

CHIEF COMMERCIAL MANAGER.
N.W.R. LAHORE.

نارتھ ویسٹرن ریلوے

۱۶-۱ اگست ۱۹۳۹ء سے مدراس اور امرتسر کے درمیان تیسرے درجہ کے لئے ارزاں یک طرفہ ٹکٹ بحساب چار آنہ فی ٹکٹ بطور تجربہ جاری کئے جائیں گے۔ اور ارزاں تیسرے درجہ کے واپسی ٹکٹ جو اسوقت امرتسر اور مدراس کے درمیان جاری کئے جاتے ہیں۔ منسوخ کر دیئے جائیں گے۔

چیف کمرشل منیجر لاہور

فارم ۱

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲۔ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ جاگیردار پسر دار ارجن سنگھ ولد سردار سندر سنگھ ذات جٹ سکنہ گھوڑا واہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیارپور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کیلئے یوم ۳۱ $\frac{10}{39}$ مقرر کیا ہے۔ لہذا اجائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۸ $\frac{7}{39}$

(دستخط) **جناب خان بہادر خان سربلند خان صاحب بی۔ اے**

چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیارپور (بورڈ کی مہر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان کا یہ طریق ہے۔ کہ جہاں تبلیغ کے لئے مشنری بھیجتا ہو وہاں کے مفصل حالات پہلے معلوم کرتے ہیں۔ اور پھر حالات کے مطابق موزوں آدمیوں کا انتخاب کرکے وہاں بھیجتے ہیں۔ ہمارے امام نے نوجوانوں کو تبلیغی سفر کے لئے پکارا ہے۔ اور جماعت سے بیرون ہند میں تبلیغ کا خصوصیت سے مطالبہ کیا۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس آبحیات کو جو احمدیت کی شکل میں ہمیں حاصل ہوا دنیا تک پہنچائیں قومیں اس وقت اس پرندے کی طرح جو پیاس سے مونہہ کھولے ہوتا ہے روحانی پانی کے لئے بیتاب ہیں۔ اور یہ پانی ان تک پہونچانا ہمارے ہر خورد و کلاں اور مرد و عورت کا فرض ہے

ملک مولا بخش صاحب کی تقریر

جناب ملک مولا بخش صاحب نے وقف رخصت اور پنشنر احباب خدمت دین کے لئے اپنے آپکو پیش کریں کے مطالبات پر تقریر کرتے ہوئے سورۂ فاتحہ اور سورۂ انشراح سے انکا ماخذ بیان کیا۔ آپنے فرمایا سورۂ انشراح میں خدا تعالیٰ نے یہ قانون بیان فرمایا ہے۔ کہ فاذا فرغت فانصب والی ربک فارغب یعنی جب ملازمت سے فارغ ہو جاؤ اور چھوٹی سرکار سے پنشن لے لو تو الی ربک فارغب۔ بڑی سرکار کا بلا معاوضہ کام کرو۔ اور خدمت دین کے لئے اپنے آپکو وقف کردو۔

مولوی محمد نذیر صاحب کی تقریر

مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی مبلغ سلسلہ نے "صاحب پوزیشن اصحاب لیکچر دیں" کے مطالبہ پر تقریر کی اور بتایا من احسن قولا ممن دعا الی اللہ کے مطابق داعی الی اللہ کی باتیں سب سے زیادہ خدا تعالیٰ کو محبوب ہوتی ہیں۔ اس لئے ہماری جماعت کے ذی عزت اصحاب کو چاہیے کہ خدا کا پیغام لوگوں تک پہونچانے کے لئے لیکچر دیا کریں۔ اس سے ایک تو یہ فائدہ ہوگا کہ انکا علم بڑھے گا۔ دوسرے انکی نیکی میں ترقی ہوگی۔ کیونکہ انہیں اس بات کا احساس ہوگا کہ جو نصائح ہم دوسروں کو کرتے ہیں۔ ان پر خود بھی عمل کریں۔ تا ہم پر کوئی اعتراض نہ کرسکے۔ تیسرے وُہ خدا تعالےٰ کے محبوب ہو جائینگے

شیخ محمود احمد صاحب عرفانی کی تقریر

جناب شیخ محمود احمد صاحب عرفانی نے پچیس لاکھ ریزرو فنڈ مہیا کرنے کے مطالبہ پر تقریر کی۔ آپنے کہا۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے تمام مطالبات کی غرض و غائت یہ ہے۔ کہ ہمارا سلسلہ تمام دنیا میں پھیل جائے۔ لیکن اس کام کی تکمیل کے راستہ میں مالی مشکلات حائل ہیں۔ اگر ہمارے پاس کوئی مستقل فنڈ ہو تو اس سے اس قسم کی تمام مشکلات پر عبور حاصل کیا جاسکتا ہے۔ اور درحقیقت اہم اور مہتم بالشان کام بغیر کسی مستقل فنڈ کے چل ہی نہیں سکتے۔ لاہور کی وزیر خاں کی مسجد امرتسر کے گوردوارہ اور مصر کی ازھر یونیورسٹی کے لئے ایک عرصہ دراز سے مستقل فنڈ قائم ہیں۔ اور اسی کی وجہ سے یہ ایک لمبے عرصہ سے قائم ہیں۔ اگر ہم بھی ریزرو فنڈ میں ۲۵ لاکھ روپیہ اکٹھا کردیں۔ تو یہ مستقل فنڈ اسلام کی اشاعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوسکتا ہے۔

احمد آفندی صاحب مصری کی تقریر

اس کے بعد جماعت احمدیہ مصر کے ایک مخلص دوست برادرم احمد آفندی حلمی نے جو حال ہی میں دارالامان کی زیارت کے لئے آئے ہیں عربی زبان میں احمدیت کے متعلق اپنے مخلصانہ جذبات کا اظہار کرتے ہوئے تحریک جدید کی برکات کا نہائت پرجوش الفاظ میں ذکر کیا۔ انکی تقریر کے اختتام پر مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب نے خلاصہ اردو میں بیان کیا۔

مولوی عبدالرحمن صاحب انور کی ایک اور تقریر

مولوی عبدالرحمن صاحب انور نے مطالبہ نمبر ۱۳ و ۱۴ پر تقریر کرتے ہوئے طلباء کو قادیان میں حصول تعلیم کے لئے بھیجنے اور صاحب استطاعت احباب کو اپنے بچوں کی اعلیٰ تعلیم کے متعلق سلسلہ کے ذمہ وار اصحاب سے مشورہ لینے کی تحریک کی۔

جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب کی تقریر

جناب مولوی عبدالمغنی خانصاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے وقف زندگی تین سال اور وقف رخصت موسمی کے مطالبات کو پیش کرتے ہوئے فرمایا زندہ قوم وہی کہلا سکتی ہے۔ جو ترقی کر رہی ہو۔ ہم اگر زندگی چاہتے ہیں تو ہمارا یہ اولین فرض ہے کہ ہم بحیثیت جماعت ترقی کریں۔ اور اسی غرض کو پورا کرنے کے لئے یہ دونوں مطالبات رکھے گئے ہیں۔ بیعت کے وقت تو ایک زبانی اقرار ہوتا ہے۔ مگر اب عملی رنگ اختیار کرنے اور دعوے اخلاص کا امتحان ہونے کا وقت ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کا کوئی گریجوایٹ عربی دان یا انگریزی دان ایسا نہیں ہونا چاہیے جس نے اپنے آپکو خدمت دین کے لئے وقف نہ کر رکھا ہو۔ اسی خدمت سلسلہ کے ماتحت وقف رخصت موسمی ہے۔ یعنی جو اپنی مجبوریوں کی وجہ سے تین سال تک زندگی وقف نہیں کرسکتے۔ وہ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے موسمی تعطیلات کے ایام پیش کردیں۔ بلکہ اب تو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ صرف گریجوایٹ ہی نہیں بلکہ جماعت کا ہر فرد سال میں کم از کم ۱۵ دن صرف تبلیغ کے لئے وقف کرے۔ تاکہ تبلیغ کے ذریعہ ہم اپنی جماعت بڑھا سکیں۔ پس جماعت کے تمام دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ ان ہر دو مطالبات کی طرف توجہ کریں۔

ابو العطاء مولوی اللہ دتا صاحب کی تقریر

مولوی ابو العطاء اللہ دتا صاحب نے امانت جائداد اور قادیان میں مکان بنانے کی تحریک پر تقریر کرتے ہوئے کہا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ نے جماعت احمدیہ کے مرکز کے استحکام کے لئے یہ دو مطالبات رکھے ہیں۔ یعنی ہر احمدی کوشش کرے کہ وُہ اپنی آمد کا ایک خاص حصہ بطور امانت جائداد بیت المال صدر انجمن احمدیہ میں داخل کرے اور دوسرے قادیان میں مکانات بنانے کی کوشش کرے۔ امانت جائداد کے فوائد کا ذکر کرتے ہوئے آپنے کہا کہ اس طریق سے ہمارا کافی روپیہ جمع ہوسکتا ہے۔ جو خود ہماری ذات کے لئے بصورت نقد یا جائداد واپس مل سکتا ہے۔ اور پھر قادیان روپیہ بھیجنے کا یہ بھی فائدہ ہوگا۔ کہ اپنے روپیے کی وجہ سے ہمارا لگاؤ قادیان سے مستحکم ہوتا رہے گا۔ پھر قادیان میں مکان بنانے کے فوائد کا آپ نے ذکر کیا کہ اگر آپ لوگ قادیان میں اپنا مکان بنائیں گے تو الہام الٰہی وسع مکانک کو پورا کرنے کا شرف حاصل کرنے والے ہوں گے۔

اپنا وعدہ پورا کرنیکے لئے انتہائی کوشش کیجائے

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"بہت سے دوستوں کے وعدے تھے کہ وہ جون جولائی تک اپنے وعدے پورے کردیں گے۔ اس کے لئے سب جماعتیں تحریک کریں۔ کہ سب کے وعدے ۱۵ اگست تک ادا ہو جائیں۔ تا وہ ثواب میں چھ ماہ آگے بڑھ جائیں۔ آخر جو رقم دینی ہے وہ دینی ہی ہے۔ اور جو وقت پر یا وقت سے پہلے ادا کردے۔ وُہ ثواب کا زیادہ مستحق ہو جاتا ہے۔"

احباب کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں کئی دوستوں نے ادائیگی کردی ہے۔ اور بہت سے اس کوشش میں ہیں کہ ۱۵ اگست تک اپنی جماعت میں ادا کردیں گے۔ تا جہاں ان کو اللہ تعالےٰ کے حضور سے پہلے ادا کرنے کی وجہ سے زیادہ ثواب ہو۔ وہاں حضور کے ارشاد کی تعمیل میں لبیک کہنے سے حضور کی خوشنودی بھی میسر ہو۔ اور یہ امر ان کے لئے دُعا کا محرک بھی ہو۔ معتدبہ حصہ ایسے دوستوں کا بھی ہے۔ جو باوجود کوشش کے ۱۵ اگست تک ادا نہیں کرسکے۔ کئی دوستوں نے دریافت کیا ہے۔ کہ کوشش کر رہے ہیں۔ کہ ۳۱ اگست تک ادا کردیں۔ ان کی یہ خواہش ہے۔ کہ ان کا ۳۱ اگست تک ادا کردہ چندہ تحریک جدید ۱۵ اگست تک کی وصولی کے اندر سمجھ لیا جائے۔ ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ چونکہ جماعتوں کا چندہ آخر مہینے تک آتا رہتا ہے۔ اس لئے جن جماعتوں یا افراد کا چندہ آخر اگست تک وصول ہو جائیگا وُہ حضور کے اس ارشاد کی تعمیل میں ہی سمجھا جائیگا۔ پس وُہ دوست جو کسی وجہ سے ۱۵ اگست تک باوجود کوشش کے ادا نہیں کرسکے۔ اور ادائیگی کے لئے کوشاں ہیں انہیں اپنی کوشش برابر جاری رکھتے ہوئے ۳۱ اگست تک چندہ ادا کردینا چاہیئے۔ اور اپنی کوششوں کو ڈھیلا نہیں کرنا چاہیئے۔ جب تک کہ وُہ اپنے وعدہ کو سو فی صدی پورا نہ کرلیں۔ اور اب تو آخری وقت بھی قریب آگیا ہے۔ اس لئے ہر شخص کو اپنا وعدہ پوری کوشش اور توجہ سے جلد سے جلد پورا کرنا چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ جمادی الثانی ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

عملی میدان میں فتح حاصل کرنے کیلئے جماعت احمدیہ کو کیا کرنا چاہیئے

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالٰے

فرمودہ ۲۸ جولائی ۱۹۳۹ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا قریباً دو سال ہوئے۔ کہ میں نے اسی موسم کے قریب قریب اس بابت پر خطبات بیان کئے تھے۔ کہ اس کی وجہ کیا ہے۔ کہ عقیدہ کے طور پر تو جماعت احمدیہ کو

دُوسرے مذاہب پر کلّی فضیلت

حاصل ہو چکی ہے۔ لیکن عملی لحاظ سے ہماری فتح مکمل نہیں ہوئی۔ میں نے بتایا تھا کہ قریباً قریباً وُہ تمام عقائد جن کی بنار پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر کفر کا فتوےٰ لگایا گیا تھا۔ اور جن کی بنار پر جماعت کی مخالفت کی جاتی تھی۔ اب آہستہ آہستہ تعلیم یافتہ طبقہ بلکہ خود علمار کے طبقہ میں رائج ہو رہے ہیں۔ اور وہی باتیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے تھے اور لوگ کہتے تھے۔ کہ یہ کفر اور الحاد ہے۔ آج تعلیم یافتہ لوگ اور علمار انہیں ایسی سادگی سے بیان کرتے ہیں کہ گویا ہمیشہ سے ہی یہ ان میں رائج تھیں۔ سب سے بڑا عقیدہ جو زیر بحث تھا۔ وُہ

وفاتِ مسیح کا عقیدہ

ہے۔ مگر اب یہ عقیدہ قریباً تمام تعلیم یافتہ مسلمانوں کا ہے۔ اور علمار سے بھی جب اس پر بحث کرنے کو

کہا جائے۔ تو وُہ کہہ دیتے ہیں۔ کہ اچھا مان لیا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو گئے۔ اسے چھوڑو۔ اور آگے چلو۔ سیدھے سبھاؤ تو ان کے لئے اس کا اقرار مشکل ہے۔ اس لئے وُہ ایسی باتوں سے اس کو ٹال دیتے ہیں۔ وُہ گھر میں تو آتے ہیں۔ مگر اس

دھوبی کی طرح

جو روٹھ کر گھر سے گھاٹ پر چلا گیا اور کہہ گیا۔ کہ میں واپس نہیں آؤنگا شام تک تو وُہ انتظار کرتا رہا۔ کہ شائد کوئی منانے آئے گا۔ مگر رشتہ دار بھی اس کے روز روز کے رُوٹھنے سے تنگ آچکے تھے۔ انہوں نے بھی کہا۔ کہ اب اسے نہیں منائیں گے۔ شام کو جب اسے بھوک لگی۔ اور یہ بھی پریشانی لاحق ہوئی۔ کہ رات کہاں بسر کروں گا۔ تو اس نے بیل کو چھوڑ دیا۔ اور خود اس کی دُم پکڑ لی۔ دھوبی کا بیل

گھاٹ سے گھر

ہی جانے کا عادی ہوتا ہے۔ وہ گھر کو چل پڑا۔ اور یہ پیچھے پیچھے اس کی دُم پکڑے ہوئے چلتا گیا۔ اور ساتھ

ساتھ یہ کہتا رہا۔ کہ یار چھوڑ بھی دے میں گھر نہیں جانا چاہتا۔ زبردستی کیوں لے جا رہا ہے۔ یہی حال ان علمار کا ہے۔ یہ ادھر تو کفر کے فتوے لگا چکے ہوئے ہیں۔ اس لئے اب یہ تو نہیں کہتے کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں۔ مگر اس طرح کہتے ہیں۔ کہ اچھا مان لیا۔ وُہ فوت ہو گئے۔ یہ کونسی بڑی بات ہے۔ اور یہ نہیں سوچتے۔ کہ اگر یہ کوئی بات نہ تھی۔ تو کفر کے فتوے لگانے کی کیا ضرورت تھی۔

اسی طرح

عصمت انبیار کا مسئلہ

ہے۔ اب تم مولویوں سے یہ نہیں سنو گے کہ وُہ انبیار کے گناہوں کی تفصیل بیان کرتے ہوں۔ یہ شہری علمار کا ذکر ہے کوئی اجڈ مولوی ایسی باتیں کرتا ہو۔ تو یہ علٰحدہ بات ہے۔ اسی طرح اور بہت سے مسائل ہیں۔ مثلاً

نسخ قرآن کا مسئلہ

ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان تمام آیات سے استدلال فرمایا ہے۔ جن کو علمار منسوخ شدہ قرار دیتے تھے۔ آپ نے اس طرح تو بحث نہیں کی۔ کہ

قرآن کریم کا کوئی حصہ

منسوخ شدہ ہے۔ یا نہیں۔ مگر آپ نے منسوخ قرار دی جانے والی آیات کی نہایت اعلےٰ درجہ کی تفاسیر بیان فرما کر بتا دیا ہے۔ کہ یہ منسوخ نہیں ہیں۔ بلکہ آپ نے بعض دعاوی کی بنیاد انہی آیات پر رکھی ہے۔ جن کو منسوخ قرار دیا جاتا تھا۔ اور اب یہ حالت ہے۔ کہ تعلیم یافتہ مسلمان اور مصنفین قرآن میں النسخ کا ذکر بھی نہیں کرتے۔

اسی طرح اور بہت سے مسائل ہیں جن میں مسلمان دوسروں کے مقابلہ میں پیچھے ہٹ رہے تھے۔ اور میدان سے بھاگ رہے تھے۔ مگر اب ان کے پابند ہو گئے ہیں۔ بعض بڑے عقائد میں سے جن پر مسلمانوں کے عملی اتحاد کی بنیاد سمجھی جاتی تھی۔

خلافت کا مسئلہ

تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ کہ انسانوں کا بنایا ہوُا خلیفہ بھی کیا ہے۔ آخر خود ترکوں نے جو خلافت کے محافظ سمجھے جاتے تھے اس کو توڑ دیا۔ تو

عقائد کے میدان میں

ہمیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامل فتح حاصل ہو چکی ہے۔ مگر عملی میدان میں احمدیوں کا وہ رعب نہیں ہے۔ اور میں نے اس پر متواتر خطبات پڑھے ہیں۔ کہ دوست غور کریں کہ بات کیا ہے۔ پچھی جلسہ سالانہ کی تقریروں میں بھی میں نے اس طرف توجہ دلائی تھی۔ اور بتایا تھا کہ جب تک ہم عملی قربانیوں کے ذریعہ شریعت اسلامیہ کو قائم نہیں کرتے۔ اس وقت تک عملی میدان میں ہمارا رعب قائم نہیں ہو سکتا زبانی طور پر ہم اسلام کی کتنی خوبیاں بیان کیوں نہ کریں۔ اگر ہم

لڑکیوں کو ورثہ میں حصہ

نہ دیں تو لوگوں پر کیا اثر ہو سکتا ہے وہ یہی سمجھیں گے۔ کہ یہ ان لوگوں کی زبانی باتیں ہیں۔ اسی طرح ہم

کثرت ازدواج

پر خواہ کتنی تقریریں کریں۔ قرآن و حدیث سے اسے ثابت کریں۔ مگر جب لوگ دیکھیں کہ احمدی جب دوسری شادی کرتے ہیں۔ تو دونوں بیویوں سے انصاف نہیں کرتے۔ ایک سے اچھا سلوک کرتے ہیں۔ اور دوسری کو کالمعلقہ چھوڑ دیتے ہیں۔ تو یہ لازمی بات ہے کہ وہ کہیں گے کہ جب اس پر یہ خود عمل کرتے۔ تو دوسروں کو کیوں اس کی تلقین کرتے ہیں۔ حقیقت یہی ہے کہ عملی پہلو کی اہمیت کو جماعت نے ابھی سمجھا نہیں۔ اگر اسے سمجھتی تو جماعت یقیناً کئی گنا زیادہ ترقی کر جاتی۔ کیونکہ جب

عملی خوبیاں اسلام کی

لوگوں کو نظر آتیں۔ تو یقیناً اس کی طرف ان کی رغبت بڑھ جاتی۔ لیکن اب تو یہ حالت ہے۔ کہ جماعت میں کسی اسلامی تحریک کا جاری کرنا آسان نہیں۔ اور تفرقہ پیدا ہو جاتا ہے۔ حتیٰ کہ بعض لوگ تو اس قدر ڈر جاتے ہیں۔ کہ وہ مجھے مشورے دیتے ہیں کہ اسے جاری نہ کریں۔ اور اس کی وجہ یہی ہے کہ اب تک جماعت میں کئی لوگ ایسے ہیں۔ جن کی نظر ظاہری شان و شوکت سے پرے ہے۔ ان کے نزدیک یہ زیادہ بہتر ہے کہ جماعت میں ایک سو دس لوگ شامل ہوں۔ خواہ ان میں سے زیادہ کمزور ہی ہوں۔ بجائے اسکے کہ پچاس مخلص ہوں۔ اس لئے وہ ہمیشہ ایسی باتوں سے گریز کرتے ہیں۔ جن سے ان کے خیال میں جماعت میں بعض لوگوں کے کم ہو جانے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور وہ اتنا نہیں سمجھتے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر میں پچاس مخلص زیادہ قیمتی ہیں ان ایک سو دس کی نسبت جن میں سے ساٹھ غیر مخلص ہوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کی بہت اچھی مثال دی ہے۔ بعض لوگوں نے یہ بات آپ کے پیش کی۔ کہ آپ اپنی جماعت کو دوسروں سے کیوں ملنے کی اجازت نہیں دیتے۔ نمازیں علیحدہ کرنے کا آپ نے حکم دے دیا ہے۔ رشتے ممنوع کر دیئے ہیں۔ اس طرح تفرقہ پیدا ہوتا ہے۔ جس سے کمزوری واقع ہوتی ہے۔ جب احمدی دوسرے لوگوں سے میل جول رکھیں گے۔ تو جماعت ترقی کرے گی۔ آپ نے جواب دیا۔ کہ آپ لوگ اس نکتہ کو نہیں سمجھتے اللہ تعالیٰ نے مجھے

آسمان سے دودھ

دے کر بھیجا ہے۔ دودھ میں تھوڑی سی بھی لسی ملا دی جائے۔ تو دودھ پھٹ جاتا ہے۔ اور آپ لوگ تو مجھے یہ مشورہ دے رہے ہیں۔ کہ تھوڑے دودھ میں بہت سی لسی ملا دوں۔ مگر اس نکتہ کو بہت سے لوگ نہیں سمجھتے۔ وہ خیال کرتے ہیں کہ پچاس مخلص تو موجود ہی ہیں۔ اگر ساٹھ اور مل جائیں۔ تو وہ خواہ غیر مخلص ہی ہوں۔ بہر حال اس سے

جماعت کا رعب

بڑھے گا۔ اور وہ یہ نہیں سمجھتے کہ ساٹھ غیر مخلصوں کے ملنے سے پچاس مخلصوں میں بھی کمزوری آ جائے گی۔ اور ان کی وجہ سے ایسا ماحول پیدا ہو جائے گا۔ کہ آئندہ نسلیں کمزور ہو جائیں گی۔ کئی لوگ اخلاص کے ایسے مقام پر ہوتے ہیں۔ کہ ان کا کسی صورت میں گرنے کا اندیشہ نہیں ہوتا۔ انہیں بے شک کہیں پھینک دو۔ ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ وہ بالکل گناہ پروف ہوتے ہیں۔ جس طرح کپڑا واٹر پروف ہوتا ہے۔ اور اس پر پانی اثر نہیں کرتا۔ اسی طرح

بعض مومن گناہ پروف ہوتے ہیں

ان کو خواہ گناہ کے سمندر میں پھینک دیا جائے۔ وہ صاف کے صاف نکل آتے ہیں۔ مگر کئی مخلص ایسے ہوتے ہیں۔ کہ اگر ان کو لمبے عرصہ تک غیر مخلصوں میں چھوڑ دیا جائے۔ تو آہستہ آہستہ ان کا ایمان خراب ہو جاتا ہے۔ وہ جب غیروں سے ملتے ہیں۔ تو ان کا نفس ہوشیار ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم غیروں سے مل رہے ہیں۔ لیکن جب جماعت کا کوئی غیر مخلص ملتا ہے۔ تو وہ ہشیار نہیں ہوتے۔ بلکہ سمجھتے ہیں کہ یہ اپنا ہے۔ اس لئے دل کا دروازہ کھول دیتے ہیں۔ آدمی جب پانی میں غوطہ لگانے لگتا ہے تو اپنا سانس روک لیتا ہے۔ لیکن جو یہ نہ سمجھتا ہو۔ کہ اسے پانی میں پھینکا جانے لگا ہے۔ مثلاً دشمن اسے پانی میں پھینکنے لگیں۔ اور وہ سمجھے کہ مجھے ایک خالی گڑھے میں پھینک رہے ہیں۔ تو اسے ضرور غوطہ آئے گا کیونکہ وہ مقابلہ کے لئے تیار نہ ہوگا۔ اسی طرح بعض مخلص جب غیروں سے ملتے ہیں۔ تو سمجھتے ہیں۔ کہ ہم

گناہ کے سمندر میں غوطہ

لگانے لگے ہیں۔ اس لئے اپنا بچاؤ کر لیتے ہیں۔ مگر جب ان لوگوں میں ملتے ہیں۔ جنکو وہ اپنا سمجھتے ہیں۔ تو اپنا ناک بند نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ ان کو غوطہ آ جاتا ہے۔ گناہ کا پانی ناک میں پہونچ جاتا ہے۔ اور پھیپھڑوں کو خراب کر دیتا ہے۔

ترقیات کے دروازے

ہمیشہ اللہ تعالیٰ عمل کے ذریعہ کھولتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون یعنی جو لوگ متقی ہوتے ہیں اور احکام الٰہی کی بجا آوری پورے طور پر کرتے ہیں وہی ترقیات حاصل کر سکتے ہیں۔ عملی اچھا نمونہ بلکہ معمولی نمونہ بھی دوسروں پر بڑا رعب قائم کر دیتا ہے۔ کانگرس کی طرف لوگوں کی رغبت قربانیوں سے ہی ہوئی ہے لوگوں میں کانگرس کو جو مقبولیت حاصل ہے۔ وہ ان دعظوں کی وجہ سے نہیں جو گاندھی اور بوس کرتے ہیں۔ بلکہ ان قربانیوں کی وجہ سے ہے۔ جو ان کے ماتحت ہزاروں لوگوں نے کیں۔ لوگ جب ان کی قربانیوں کو دیکھتے ہیں تو سمجھتے ہیں۔ کہ یہ بھی ہندوستانی ہیں اور ہم بھی۔ یہ لوگ ملک کے لئے قید و بند کے مصائب جھیل رہے ہیں اس لئے ہمیں ان کی عزت کرنی چاہیئے جب انسان عملی قربانی کرتا ہے۔ تو دوسروں کے لئے اعلےٰ درجہ کا سبق اس میں ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ کسی نے آپ سے کہا کہ انہوں نے

گاڑی کا ٹکٹ نہیں لیا تھا

جب میں نے تحریک کی۔ کہ ٹکٹ ضرور لینا چاہیئے۔ تو انہوں نے کہا۔ کہ سرکار کا مال کھانا جائز ہے۔ یہ جو کچھ ہے ہمارے ہی ٹیکسوں سے بنا ہے۔ اور اس لحاظ سے ہمارا اپنا ہی ہے۔ پھر ٹکٹ کی کیا ضرورت ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو نصیحت فرمائی۔ کہ یہ درست نہیں۔ اور ایک روپیہ دیا۔ کہ واپس جائیں تو ٹکٹ لے کر جائیں۔ مگر اب میرے پاس گزشتہ دنوں متواتر ایسی شکایات پہونچی ہیں۔ کہ بعض احمدی بغیر ٹکٹ کے ریل میں سفر کرتے ہیں خصوصاً

قادیان کے لوگ

ان میں سے بھی قادیان کے تاجر بالخصوص ایسا کرتے ہیں۔ وہ اپنا مال بغیر محصول کے لے آتے ہیں۔ اور پھر اس میں سے تھوڑی سی کوئی چیز ریلوے کے ملازم کو دے کر بیچ جاتے ہیں۔ مثلاً سبزی لے آئے۔ اور اس میں سے تھوڑی سی بابو کو دے دی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور اس طرح وُہ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم حلال کھا رہے ہیں۔ حالانکہ قرآن کریم نے فرمایا ہے۔ کہ ایسے لوگ اپنے پیٹوں میں

دوزخ کی آگ

ڈالتے ہیں۔ اگر ان کا یہ رویہ درست ہے۔ تو پھر چور پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ یہ لوگ کہہ دیتے ہیں۔ کہ کیا کریں۔ گزارہ نہیں ہوتا۔ چور بھی تو یہی کہتا ہے۔ کہ گزارہ نہیں ہوتا۔ ایسے لوگوں کے گھروں میں اگر چوری ہو۔ تو ان کے اصل کے مطابق وُہ ضرور انصاف ہوگا۔ کیونکہ وُہ اپنے عمل سے یہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ دوسرے کا مال لوٹ لینا ناجائز نہیں۔ مجھے یاد ہے۔ جب یہاں ریل جاری ہوئی۔ تو جو سرکاری ملازم یہاں آتے تھے۔ وُہ ایک دو سال تک مجھے خاص طور پر ملنے آتے رہے۔ کیونکہ نیا نیا اثر تھا۔ اور باوجودیکہ وُہ سخت مخالف تھے۔ لاہور۔ امرتسر وغیرہ مقامات پر جا کر وُہ اس بات کی تعریف کرتے تھے کہ ہزارہا لوگوں میں سے

ایک بھی بے ٹکٹ نہیں ہوتا

ایک کے متعلق مجھے یاد ہے۔ وُہ اب فوت ہو چکا ہے۔ اس نے مجھے چٹھی لکھی۔ کہ فلاں شخص غیر احمدیوں سے مل کر احمدیت پر اعتراضات کرتا ہے۔ اس نے لکھا۔ کہ میں تو اسے جانتا نہیں تھا۔ کہ احمدی ہے۔ میں نے بعض لوگوں سے دریافت کیا۔ تو انہوں نے بتایا۔ کہ یہ احمدی ہے۔ وُہ شخص پہلے سلسلہ کا مخالف تھا۔ مگر جلسہ کے کام پر مقرر ہونے کی وجہ سے اس پر ایسا اثر ہُوا۔ کہ ایک احمدی کے مونہہ سے اعتراض سُن کر اسے غیرت آگئی۔ اور اس نے مجھے اطلاع دی کہ فلاں شخص جماعت کو بدنام کرتا ہے۔ کیونکہ وُہ جماعت کی عملی خوبیوں سے متاثر ہو گیا تھا۔ حالانکہ ٹکٹ لے کر سفر کرنا کوئی خاص نیکی نہیں صرف بدی سے بچنا ہے۔ یہ نیکی ایسی ہی ہے۔ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے۔ کہ

کسی شخص کے ہاں کوئی مہمان آیا

اس نے اس کی بہت خاطر تواضع کی۔ کئی کھانے پکوائے۔ اور خود اٹھا اٹھا کر لاتا اور اسے کھلاتا۔ نوکروں کو تاکید کی۔ کہ اس کا خاص خیال رکھیں۔ جب وُہ اچھی طرح اس کی خدمت کر چکا۔ تو جیسا کہ ہمارے مُلک میں قاعدہ ہے۔ کہ مہمان سے معذرت کرتے ہیں۔ کہ اچھی طرح خدمت نہیں ہو سکی۔ کوئی کوتاہی ہو گئی ہو۔ تو معاف کریں۔ بعض لوگ تو یہ بات تکلف سے کہتے ہیں۔ مگر بعض واقعی اخلاص سے کہتے ہیں۔ اس نے بھی اپنے مہمان سے یہ بات کہی۔ تو مہمان نے کہا۔ کہ کیا آپ سمجھتے ہیں۔ کہ کھانا کھلا کر مجھ پر کوئی احسان کیا ہے۔ اس احسان کی حقیقت اس احسان کے مقابلہ میں کچھ نہیں۔ جو میں نے آپ پر کیا ہے۔ میزبان شریف آدمی تھا۔ اس نے کہا۔ کہ میں تو پہلے ہی آپ سے شرمندہ ہوں۔ لیکن اگر آپ بتا دیں۔ کہ آپ کا کیا احسان ہے۔ تو شکرگزاری کا احساس بڑھ جائے گا۔ مہمان نے کہا۔ کہ آپ کا مکان۔ اور ساز و سامان دس پندرہ ہزار کا ہوگا۔ جب آپ میرے لئے کھانا وغیرہ لانے کے لئے اندر جاتے تھے۔ تو میں اگر اسے دیا سلائی لگا کر جلا دیتا۔ تو آپ کیا کر سکتے تھے۔ اور یہ میرا احسان ہے کہ میں نے آپ کا گھر بار جلا نہیں دیا۔ تو یہ

ٹکٹ لے کر سفر کرنا

کوئی نیکی نہیں۔ نیکی تو ایصال خیر کا نام ہے۔ شر سے بچنا تو ادنےٰ درجہ کی بات ہے مگر ریل کے افسر اس ادنےٰ درجہ کی بات سے اس قدر متاثر تھے۔ گو ان کی تعداد چار پانچ ہی تھی۔ لیکن دوسرے لوگ بھی ان کی باتوں سے یہی اثر قبول کرتے ہوں گے۔ کہ احمدی واقعی اچھے لوگ ہیں۔ مگر اب

بعض دوکانداروں کے افعال کی وجہ

سے یہ نیک نامی بھی جاتی رہے گی۔ اور میں نے سنا ہے۔ کہ بعض لوگ ٹکٹ لے کر نہیں آتے۔ ایسی کارروائیاں جماعت کی بدنامی کا موجب ہیں۔ اور میں ان لوگوں کو نصیحت کرتا ہوں۔ جنہوں نے ایسے افعال کئے۔ کہ آئندہ پرہیز کریں۔ اور گزشتہ کے لئے توبہ کریں۔ کہ تھوڑا سا حرام مال تمام حلال کو خراب کر دیتا ہے خواہ آپ لوگ سال میں دو سو دن تبلیغ کے لئے وقف کر دیں۔ لیکن اگر ایسی باتوں سے پرہیز نہ کریں گے۔ تو تمام کوششیں بے کار ہوں گی۔ قرآن کریم کا حکم ہے۔ کہ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا۔ اگر رزق طیب نہ ہو۔ تو عمل صالح کی بھی توفیق نہیں ملتی۔ یہ ذلیل باتیں ہیں۔ ان سے رزق نہیں بڑھتا۔ ہاں یہ ایمان کو ضرور بگاڑ دیتی ہیں۔ یہ ذرائع مال کمانے کے نہیں۔ کروڑ پتی اور ارب پتی لوگ اس طرح مال جمع نہیں کرتے اور اگر یہ مال بڑھانے کے ذرائع ہوں بھی۔ اور کوئی کہے۔ کہ یہ جائز ہیں۔ تو پھر چوری بھی جائز ہے۔ اگر بعض لوگ یہ کریں۔ کہ ایسے شخص کے گھر سے مال نکال لائیں۔ تو اسے اعتراض کا کوئی حق نہیں ہوگا۔ اور اگر وُہ قاضی کے سامنے مقدمہ لے جائے۔ تو اسے یہی کہنا چاہیئے۔ کہ آپ نے دوسروں کا مال چرایا۔ اور دوسروں نے آپ کا چرا لیا۔ مومن کو

ہر موقعہ پر اچھا نمونہ

دکھانا چاہیئے۔ تا دوسروں پر اثر ہو۔ اللہ تعالےٰ بھی انہی لوگوں کی مدد کرتا ہے جو جائز ذرائع اختیار کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَّالَّذِیْنَ ھُمْ مُّحْسِنُوْنَ۔ تم لوگوں پر احسان کرنے والے بنو۔ تو میں تم سے محبت کروں گا۔ چاہیئے کہ لوگوں پر تمہارا احسان ہو۔ یہ کتنا ظلم ہوگا۔ کہ ایک احمدی خدا تعالےٰ سے محبت کی تو امید رکھتا ہو۔ اور ایسی جماعت میں داخل ہو۔ جس میں داخل ہونے سے دکھ اور تکالیف بڑھتی ہیں۔ مگر عملاً یہ ہو۔ کہ اس رستی کو چھوڑ کر جس سے خدا ملتا ہے۔ دوسری طرف لگ جائے۔ اس قسم کے اخلاق نہایت ادنےٰ ہوتے ہیں۔ اور کفار میں بھی پائے جاتے ہیں۔ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئی بار سُنا ہے۔ کہ

ایک انگریز بیرسٹر راٹیگین

نام تھا۔ اسے اگر کسی مقدمہ کے دوران میں بحث کرتے کرتے بھی یہ ثابت ہو جاتا۔ کہ جس کا کیس وُہ ثابت کر رہا ہے وُہ جھوٹا ہے۔ تو اسی وقت عدالت سے چلا آتا۔ اور اپنے مؤکل سے کہتا۔ کہ آ کر اپنی فیس لے جانا۔ یہ کوئی نیکی نہ تھی بلکہ انسانیت کا یہ تقاضا تھا۔ جو ایک بندے کو خدا ماننے والے سے ظاہر ہوتا تھا۔ مگر اسی سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ

زمانہ کے مامور پر ایمان لانے والوں کے اخلاق

کتنے بلند ہونے چاہئیں۔ یہ کس قدر معیوب بات ہے۔ کہ ایک شخص ایک من ترکاری بٹالہ سے لے آئے۔ حالانکہ اس کی اجازت نہ ہو۔ اور پھر بابو کو کچھ دے کر محصول کی ادائیگی سے بچ جائے۔ ایسا شخص ترکاری تو بے شک بٹالہ سے لے آیا اور محصول کے پیسے بھی بچا لایا۔ مگر ایمان بٹالہ میں ہی چھوڑ آیا۔

پس میں نصیحت کرتا ہوں۔ کہ ان باتوں کو چھوڑ دیا جائے۔ ایسا کرنے والے آخر اس طرح کتنا مال کما لیتے ہیں۔

اس طرح مال نہیں ملا کرتا

اللہ تعالےٰ جب کسی کو مال دینا چاہتا ہے تو اسے کوئی نہیں روک سکتا۔ خواہ وُہ دیانتداری کے معیار کتنے سخت کیوں نہ کر دے۔ خدا تعالےٰ کسی نہ کسی طرح اسے دینے کے لئے کوئی نہ کوئی رستہ نکال ہی لیتا ہے۔ اور جب وُہ نہ دینا چاہے۔ تو اس طرح کمایا ہُوا مال کسی نہ کسی طرح نکل جاتا ہے۔

ٹیوشن درکار ہے

ایک بی۔ اے (آنرز) ایم۔ اے (انگریزی) ادیب فاضل وغیرہ وغیرہ کو قادیان میں انگریزی یا حساب (میٹرک یا ایف۔ اے) کی ٹیوشن درکار ہے۔ گورنمنٹ کالج اور اسلامیہ ہائی سکول میں ہیڈ ماسٹر کے طور پر پڑھانے کا تجربہ ہے۔ خواہشمند اصحاب مولوی عبدالوہاب صاحب عمر کی بیٹھک میں صبح ۷ بجے سے ۱۰ بجے تک تشریف لا کر گفت و شنید کریں۔

ایسے لوگوں میں سے کئی جماعت سے بھی نکل جاتے ہیں۔ اور پھر شکائت کرتے ہیں۔ کہ ہمارا بائیکاٹ کر دیا گیا ہے۔ حالانکہ ان کا بائیکاٹ کون کرتا ہے۔ یہ خدا تعالےٰ کی طرف سے ان کے لئے سزا ہوتی ہے۔ ان کے مرض کو کس نے ظاہر کیا۔ خدا تعالےٰ ہی ایسا کر سکتا ہے۔ ایسا کھایا ہوا مال ہی ان کو جماعت سے نکلوا دیتا ہے پھر کئی ایک کے چوریاں ہو جاتی ہیں کئی ایک کا بیماریوں سے نقصان ہو جاتا ہے۔ دو چار بچے ٹائیفائڈ سے بیمار ہو جائیں۔ تو سارا حرام ذرائع سے کمایا ہوا روپیہ نکل جاتا ہے۔ ڈاکٹروں کی فیسیں دوائیوں کی قیمت کپڑے وغیرہ بنوانے اور صفائی کرنے کے اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔ پس انسان کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جہاں آمد کے ذرائع ہیں وہاں خدا تعالےٰ نے

مال کے اخراج کے ذرائع

بھی رکھے ہیں۔ اگر کسی شخص کا مال حلال ہے تو اللہ تعالےٰ اسے خرچ بھی جائز ذرائع سے کراتا ہے۔ مگر جو حرام مال کھاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ اسے خرچ بھی ایسے ذرائع سے کرا دیتا ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اخراج کے بھی دو رخ رکھے ہیں۔ ایک جائز اخراجات کا اور دوسرا اس کے گناہ کے کفارہ کا۔ پھر میں کہتا ہوں۔ اس طرح دولت بھی مل جاتی ہو۔ فرض کرو کوئی شخص اس طرح راک فیلر بن جائے۔ جو دنیا کا امیر ترین آدمی ہے۔ فورڈ موٹروں والا فورڈ بن جائے۔ مارگن بن جائے۔ مگر اللہ تعالےٰ اس پر ناراض ہو جائے۔ تو اس دولت کا کیا فائدہ؟ جب وہ خدا کے سامنے پیش ہو۔ اور خدا تعالےٰ فرشتوں سے کہے کہ اسے میرے سامنے سے لے جاؤ۔ اس نظارہ کا تصور کرو۔ اور پھر سوچو کہ اس طرح کی دولت کس کام آسکتی ہے۔

اسی طرح مجھے ایسی شکائتیں بھی آتی رہتی ہیں۔ کہ بعض لوگ

روپیہ لے کر دیتے نہیں

خصوصاً دوکانداروں میں یہ مرض ہے۔ بعض تجارت کے نام پر روپیہ لیتے ہیں اور پھر دیتے نہیں کھا جاتے ہیں۔ اور بہانے بناتے ہیں۔

مَیں نے پہلے بھی توجہ دلائی ہے کہ

قادیان کے تاجروں کو اپنی ایک کمیٹی بنانی چاہیئے

جو ان باتوں کی نگرانی کرے۔ مگر افسوس ہے کہ نہ تو اس طرف تاجروں نے توجہ کی ہے۔ اور نہ امور عامہ نے۔ اگر ہمارے تاجر اپنے اخلاق درست کر لیں سچائی اور دیانتداری سے کام کریں۔ تو وہ بڑے بڑے مبلغوں سے زیادہ کام کر سکتے ہیں۔ اور اس سے ان کی عقل بھی تیز ہو کر ان کی آمد زیادہ ہو سکتی ہے۔ ناجائز ذرائع اختیار کرنے والے کی عقل کبھی تیز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ تو سمجھتا ہے کہ میں جھوٹ سے فائدہ حاصل کر لوں گا۔ لیکن جس نے جھوٹ نہیں بولنا ہوتا۔ وہ سوچتا ہے۔ کہ کس طرح میں

جائز ذرائع سے نفع

حاصل کر سکتا ہوں۔ اور اس طرح اس کی عقل تیز ہوتی ہے۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ ہمارے ہاں کوئی تقریب تھی غالباً لڑکے کا نکاح تھا۔ مَیں نے یہاں سے چھوہاروں کا پتہ کرایا۔ تو معلوم ہُوا کہ چھ سیر روپیہ کے ملیں گے مَیں نے دو تین واقفوں سے پوچھا تو مجھے بتایا گیا۔ کہ بٹالہ میں سولہ سیر ملتے ہیں۔ مَیں حیران تھا کہ اتنا فرق کس طرح ہو سکتا ہے۔ جس شخص نے خبر دی۔ اسے بلا کر دریافت کیا۔ تو اس نے کہا کہ بارہ سے سولہ سیر تک ضرور مل جائیں گے۔ اور یہاں کا ریٹ اس لئے گراں ہے۔ کہ یہاں کے تاجر محنت نہیں کرتے۔ بشہروں میں کسم کی حدود سے باہر بعض بڑی بڑی دوکانیں ہیں۔ جہاں سے چیزیں سستی مل جاتی ہیں۔ مگر ہمارے دوکاندار محنت نہیں کرتے۔ بشہر سے ہی سودا لے آتے ہیں۔ میں نے اسی دوست کو بھجوا دیا اور وہ واقعہ میں گیارہ یا بارہ سیر چھوہارے ایک روپیہ میں لے آئے تو جو تاجر جھوٹ کا عادی ہو جائے۔ اس کی عقل تیز نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ وہ صرف چالاکی کے زور سے نفع کمانا چاہتا ہے۔ جائز ذرائع سوچنے اور تلاش کرنے کا اسے خیال بھی نہیں آتا۔ ورنہ منڈیوں میں اتنے اتنے فرق ہوتے ہیں کہ جن کا حساب نہیں ایک ملک کی بنی ہوئی چیز سستی ہوتی ہے۔ اور وہی دوسرے کی بنی ہوئی مہنگی ایک کی کمزور اور دوسرے کی مضبوط ہوتی ہے۔ جو لوگ بھیڑ چال کے عادی ہوتے ہیں وہ محنت نہیں کرتے۔ اور تلاش کر کے نہیں خریدتے بلکہ مہنگی لے آتے ہیں۔ اور پھر مہنگی ہی فروخت کرتے ہیں۔ دوکاندار بڑی بڑی قسمیں کھاتے ہیں۔ کہ یہ چیز اتنی ہی قیمت کی ہے۔ اور وہ اس پر اعتبار کر کے خرید لاتے ہیں میں نے سنا ہُوا تھا کہ بمبئی میں بعض ہوشیار لوگ معمولی قلم آٹھ آٹھ دس دس روپیہ کو فروخت کر دیتے ہیں۔ اور ایک دفعہ مجھے بھی اس کا تجربہ ہو گیا۔ مَیں بازار سے گزر رہا تھا کہ ایک شخص نے اسی طرح آنوں بہانوں سے میرے پاس ایک قلم بیچنا چاہا۔ اس نے بتایا کہ یہ دس روپیہ کا ہے۔ ضرورت کی وجہ سے فروخت کرتا ہوں۔ آپ پانچ روپیہ میں لے لیں۔ میں نے انکار کیا۔ تو اس نے کہا چار میں لے لیں۔ اور پھر آٹھ آنہ تک پہونچ گیا تو بعض دوکاندار قسمیں کھا کر چیز مہنگی فروخت کر دیتے ہیں۔ اور ہمارے تاجر ان کی قسموں پر اعتبار کر کے لے آتے ہیں اور پھر حرام ذرائع سے اسے سستا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تا مقابلہ کر سکیں۔ ٹکٹ کلکٹروں سے یارانہ گانٹھ لیتے ہیں۔ یا انکو کچھ دے دیتے ہیں۔ اور اس طرح مہنگی خریدی ہوئی چیز کی قیمت کم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم جب ولائت سے واپس آنے لگے تو ایک دن اہل و عیال کے لئے بعض تحائف وغیرہ خریدنے کے لئے مقرر کیا۔ میں بھی

بعض چیزیں تلاش کر کے خرید لایا

ایک چیز میں ۱۲/۴ روپے میں لایا ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب بھی میرے ساتھ تھے۔ واپسی پر دوستوں نے پوچھا کہ آپ نے یہ کہاں سے خریدی ہیں۔ میں نے کہا کہ کہیں سے تلاش کر کے لایا ہوں۔ آپ بھی لے آئیں میں نے تو مذاقاً یہ بات کہی تھی۔ مگر دوستوں نے خیال کیا شاید یہ بتانا نہیں چاہتے اور بغیر علم حاصل کئے سودا خریدنے چلے گئے۔ اور شام کو واپس آئے۔ تو بتایا کہ وہ چیز کوئی دوکاندار دس روپے سے کم میں نہیں دیتا۔ اس لئے وہ نہیں لائے۔ مجھے وہ چھ شلنگ میں ملی تھی۔ مگر ان کو سولہ شلنگ میں ملتی تھی حالانکہ چیز ایک ہی تھی۔ درد صاحب نے وہاں رہنا تھا اس لئے ان کو کپڑوں کی ضرورت تھی۔ میں نے

مختلف فرموں سے خط و کتابت

کر کے ایک جگہ سے ان کو کپڑے بنوا دیئے۔ بعد میں ان کو وہ ایڈریس بھول گیا۔ انہوں نے مجھے لکھا کہ اتنا سستا کپڑا اور کہیں تیار نہیں ہوتا وہی ایڈریس آپ کو یاد ہو تو بتائیں۔ جو لوگ وہاں چار چار پانچ پانچ سال سے رہتے تھے انہوں نے بھی کہا۔ کہ اتنی سستی چیزیں کہیں سے نہیں ملتیں جتنی آپ خرید لاتے ہیں۔ ایک دوست نے ایک دفعہ مجھے سنایا۔ کہ ہم سالہا سال سے تجارت کرتے تھے۔ اور ولایت سے مال منگواتے تھے۔

خواجہ برادرز جنرل مرچنٹس انارکلی لاہور نزد دھنی رام چوک
ہر قسم کا آرائشی سامان اور سولا ہیٹ کی خرید کے لئے ایک نہایت قابل اعتماد دکان ہے آزمائیے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک دفعہ ممبرا (بمبئی) جانا ہوا۔ تو معلوم ہوا کہ وہ چیز

بمبئی میں ولایت سے سستی

بکتی تھی۔ تو ہمارے دوکانداروں کو یہ نہیں کرنا چاہیئے کہ ایک ہی دوکان سے چیز خرید لائیں۔ بلکہ محنت کرکے اور پھر کر خریدنی چاہیئے۔ پھر انہیں حرام ذرائع سے اسے سستا کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کبھی ایک ہی دوکان پر انحصار نہیں کرنا چاہیئے۔ ایک ہی دوکان پر سب چیزیں سستی کبھی نہیں ہو سکتیں۔ اگر دس سستی ہوں گی تو ایک ضرور مہنگی ہوگی۔ اس لئے ہمیشہ پھر کر تحقیقات کرنی چاہیئے۔ اس سے ذرائع حصول بڑھتے ہیں۔ یہ ذرائع حلال ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کوئی کام کرنے لگو۔ تو پہلے استخارہ کر لو۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سنایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ ایک دوست کوئی سودا کرنے لگے۔ تو آپ نے انہیں نصیحت کی کہ

استخارہ کر لیں

وہ لاکھوں کا سودا تھا۔ اس دوست نے کہا کہ اس میں ہزاروں کا فائدہ ہونا یقینی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ استخارہ کر لو۔ مگر اس نے کہا کہ کیا ضرورت ہے اس میں فائدہ یقینی ہے۔ مگر پھر آپ کے فرمانے پر استخارہ کیا۔ جب موقع پر پہنچے۔ تو وہاں کسی بات پر جھگڑا ہو گیا۔ اور سودا نہ ہو سکا۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اس چیز کا نرخ اتنا گر چکا تھا۔ کہ ان کو ہزاروں کا نقصان ہوتا۔ تو نفع بھی اللہ تعالےٰ کی مدد اور نصرت سے ہی ہو سکتا ہے۔ اور نفع خواہ زیادہ ہو یا کم۔ ضروری چیز اللہ تعالےٰ کی طرف سے برکت ہے۔ جو حلال مال میں ہی ہو سکتی ہے۔

پس میں پھر توجہ دلاتا ہوں کہ

ہمارے تاجر اپنی کمیٹی بنائیں

اور اس بات کا خیال رکھیں۔ کہ ایسی خرابیاں پیدا نہ ہوں۔ میں نے سنا ہے جس طرح لوگ اس طرح یہاں ترکاریاں لائے۔ تو دوسروں نے کہا کہ ہم بھی اس طرح کریں۔ اور وہ بھی یہی کرنے لگے سٹیشن والوں کو کیا ہے۔ ان کا تو فائدہ ہی ہے۔ جس مال پر ریلوے کو دس روپے محصول ملنا ہے اس پر اگر ان کو کوئی چار آنے بھی دیدے تو ان کا کیا نقصان ہے۔ مگر اس سے جماعت کی بدنامی ہوتی ہے۔ تاجروں کی کمیٹی کو اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ انہیں جلسے کرکے دوکانداروں کو بتانا چاہیئے۔ کہ بد دیانتی بری چیز ہے۔ اور دوسرے دوستوں کو تحریک کرنی چاہیئے کہ اگر کسی دوکاندار میں کوئی کمزوری نظر آئے تو اس کمیٹی کو اطلاع دیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے۔ کہ آہستہ آہستہ ہم اس کمیٹی کو یہ اختیار دے دیں۔ کہ جو دوکاندار اس کا ممبر نہ ہو۔ اس سے سودا نہ لیا جائے۔ مگر یہ اسی وقت ہو سکتا ہے جب ہم دیکھیں کہ وہ

دوکانداروں کی ایمانی اور اخلاقی حفاظت

کرتے ہیں۔ اور خواہ مخواہ ظلم نہیں کرتے۔ اس صورت میں وہ کمیٹی ہمارا ہاتھ ہوگی۔ اور اسے ہم اختیارات دے سکیں گے۔ اور جن دوکانداروں پر وہ جرم ثابت کریں گے۔ ان سے قطع تعلق کریں گے۔ یورپ بالخصوص انگلستان میں ایسی کمیٹیوں سے بہت فوائد ہیں۔ میڈیکل رجسٹریشن کرنے والی کمیٹی کوئی سرکاری ادارہ نہیں۔ مگر جب وہ دیکھے کہ کوئی ڈاکٹر بد دیانتی کرتا ہے۔ تو وہ اس کا نام اپنے رجسٹر سے کاٹ دیتی ہے۔ اور گورنمنٹ بھی ایسے شخص کو پریکٹس کرنے کی اجازت نہیں دیتی۔ ہم بھی اپنی کمیٹی کی جن کاموں میں اخلاقی اور تجارتی ترقی کے لئے ضرورت ہوگی مدد سے دریغ نہیں کریں گے۔ اس کمیٹی کی اس لئے بھی ضرورت ہے۔ کہ یہ پابندی جو اس وقت ہے کہ

ہندوؤں سے سودا نہ خریدا جائے

میں اسے دور کرنے والا ہوں۔ جس وقت یہ لگائی گئی تھی۔ چاہے کسی وجہ سے لگائی تھی۔ اس وقت خاص حالات تھے۔ ہم اپنے ہمسایوں سے ہمیشہ اس قسم کا سلوک روا نہیں رکھ سکتے اس لئے میں اب اسے زیادہ دیر تک قائم رکھنا نہیں چاہتا۔ اور میں جانتا ہوں کہ جس وقت اسے دور کیا گیا۔ یکدم احمدیوں کی تجارت گرے گی۔ اور اس وقت بھی اپنے تاجروں کے حقوق کی حفاظت کے لئے اس کمیٹی کی ضرورت پیدا ہوگی جس وقت یہ پابندی لگائی گئی تھی۔ یہاں غالباً صرف ایک احمدی یعنی سید احمد نور صاحب کی دوکان تھی۔ یا شاید کرم الٰہی صاحب بکھارے والے کی بھی دوکان کھل چکی تھی۔ بہر حال ایک یا دو دکانیں جو تھیں وہ بھی معمولی حیثیت کی تھیں۔ مگر اب بیسیوں ہیں اور بعض ایسی تجارت کر رہے ہیں۔ کہ ہندوؤں کا مقابلہ کرتے ہیں۔ لیکن جب یہ پابندی اٹھائی گئی۔ تو ضرور

احمدیوں کی تجارت پر اسکا اثر

پڑے گا۔ کیونکہ تمام احمدی ایسے غیرت مند نہیں۔ کہ اس وقت بھی احمدیوں سے سودا خریدنا ضروری سمجھیں۔ بعض تو ایسے ہیں۔ کہ انہیں خواہ ایک دمڑی کا فائدہ ہو۔ اور میل چل کر جانا پڑے۔ تو ہندوؤں سے ہی خریدیں گے۔ اور پھر محلہ میں شور مچاتے پھریں گے۔ کہ دیکھو احمدی کتنے گراں فروش ہیں۔ اس موقعہ پر احمدیوں کی چلتی ہوئی تجارتیں گریں گی۔ اور ممکن ہے۔ بعض کو سینکڑوں ہزاروں کا نقصان ہو۔ مگر اس پابندی کا دیر تک جاری رکھنا مناسب نہیں۔ اس لئے

تاجروں کو بھی چاہیئے

کہ اپنے حقوق کی حفاظت کا انتظام کریں۔ اپنے گاہکوں اور محلہ والوں سے اچھے تعلقات رکھیں۔ تا وہ خود بخود ان سے سودا خریدنا ضروری سمجھیں۔ ہندو مسلمانوں کے ہاتھ کا نہیں کھاتے۔ مگر اس کی وجہ سے کوئی ان پر اعتراض نہیں کرتا۔ لیکن ہمارے فیصلہ پر اعتراضات ہوتے ہیں۔ کیونکہ ہمارا فیصلہ جماعتی رنگ رکھتا ہے اگر یہی کام افراد اپنے طور پر کریں۔ تو ان پر کوئی اعتراض نہیں کر سکتا۔ بہر حال اب میں عنقریب اس پابندی کو دور کرنے والا ہوں۔ اور اس وجہ سے بھی تاجروں کی ایک کمیٹی کا قیام ضروری ہے اور اگر وہ ان ہدایات پر عمل کریں۔ جو میں نے بیان کی ہیں۔ تو کوئی قوم ان کا مقابلہ نہیں کر سکے گی۔ دیانتداری سے ان کا کاروبار ترقی کرے گا۔ ان کی عقلیں تیز ہوں گی اور پھر خدا تعالےٰ کی نصرت ان کے ساتھ ہوگی۔ کیونکہ جو شخص دیانتدار ہو۔ اللہ تعالیٰ اس کا ساتھ کبھی نہیں چھوڑتا۔

ضرورت رشتہ

ایک اعلےٰ خاندان کی تعلیم یافتہ قبول صورت کنواری لڑکی کے لئے جو امور خانہ داری سے بخوبی واقف ہے رشتہ مطلوب ہے۔ عمر تقریباً پندرہ سولہ سال ہے۔ لڑکا شریف خاندان مخلص احمدی۔ تعلیم یافتہ اور بارزگار ہو دہلی اور یو۔پی کو ترجیح دی جائے گی۔ لڑکی کا والد ایک معزز سرکاری عہدہ پر بمشاہرہ ایک سو دس روپیہ ماہوار ملازم ہے خط و کتابت بنام ایم عبدالرشید خان احمدی ریٹائرڈ پوسٹماسٹر موضع بھندورہ ڈاکخانہ بشارت گنج ضلع بریلی۔

بیوٹرین

کے استعمال سے

چھائیوں کا نام و نشان تک باقی نہیں رہتا

کیل و مہاسوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکتی ہے

جھریوں و بدنما داغوں کو دور کرکے چہرے کو خوبصورت بناتی ہے پھوڑے پھنسی کیلئے مجرب ہے

قدرتی پیداوار و خوشبودار پھولوں سے تیار کی جاتی ہے

سہیلیوں اور دوستوں کو پیش کرنیکا بہترین تحفہ ہے

قیمت پندرہ آنے

کیمیکل مینوفیکچرنگ کمپنی جالندھر سٹی

سول ایجنسی برائے قادیان: مینیجر سلطان برادرز احمدی جنرل مرچنٹ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہم ملکی حالات اور واقعات

کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قراردادیں

واردھا سے ۱۱ راگست کی خبر ہے۔ کہ آج کانگرس ورکنگ کمیٹی نے بعض اہم قراردادیں منظور کیں۔ مسٹر سبھاش چندر بوس کو ڈسپلن کو توڑنے کا مجرم قرار دیا گیا۔ اور بطور سزا فیصلہ کیا گیا۔ کہ آئندہ تین سال تک وہ کانگرس میں کوئی عہدہ حاصل نہیں کر سکتے۔ دوسرے لوگ جنہوں نے احتجاجی جلسوں میں حصہ لیا۔ ان کے خلاف کسی کارروائی کی ضرورت نہیں سمجھی گئی۔ کمیٹی نے قرار دیا کہ انہوں نے جو کچھ کیا۔ مسٹر بوس کی وجہ سے کیا۔ اس لئے وہ مستحق تعزیر نہیں ہیں۔ تاہم پراونشل کانگرس کمیٹیوں کو اختیار دیا گیا ہے۔ کہ جن کانگرسیوں نے ان جلسوں میں حصہ لیا تھا۔ وہ اگر اپنے کئے پر اظہار ندامت کرتے ہوئے معافی نہ مانگیں۔ تو ان کے خلاف مناسب ایکشن لے سکتی ہیں۔ صدر کانگرس کو اختیار دیا گیا۔ کہ ایک بار معافی مانگنے کے بعد جو لوگ پھر قانون شکنی کریں۔ ان سے وہ جیسا سلوک مناسب سمجھے کرے

کلکتہ سے ۱۱ راگست کی اطلاع ہے۔ کہ مسٹر بوس کو جب اس فیصلہ کی اطلاع ہوئی۔ تو انہوں نے کہ "بس اتنا ہی" آپ سے پوچھا گیا کہ اس کے متعلق آپ کی کیا رائے ہے۔ تو آپ نے کہا۔ کہ فی الحال تو میں کانگرس ہاؤس کی تعمیر میں منہمک ہوں اس سے فراغت کے بعد دیکھا جائے گا۔ لیکن یہ ضرور کہوں گا۔ کہ میرا جرم صرف اتنا ہے کہ میں نے ملک کو بیدار کرنے کی کوشش کی۔ اور اسی کا انتقام مجھ سے لیا گیا ہے۔ لیکن مجھے اس کی پروا نہیں۔ میں پہلے سے بھی زیادہ عقیدت اور سرگرمی کے ساتھ کانگرس کی خدمت کرتا رہوں گا۔ اور اپنے آپ کو اس سے وابستہ رکھوں گا فارورڈ بلاک کی ورکنگ کمیٹی کا ایک اجلاس بھی ۱۲ ر سے کلکتہ میں شروع ہے جس میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کی قرارداد سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کیا جا رہا ہے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اس خبر نے بنگال کے کانگرسیوں میں ایک آگ لگا دی ہے اور وہ غالباً اس کی تعمیل نہیں کریں گے۔ بلکہ مسٹر بوس کو ہی دوبارہ پریذیڈنٹ منتخب کریں گے۔ ایک اور قرارداد میں مرکزی اسمبلی کی میعاد میں مزید ایک سال کی توسیع کے خلاف اظہار ناراضگی کیا گیا۔ اور تمام کانگرسی ممبروں کو ہدایت کی گئی کہ وہ آئندہ سیشن میں شریک نہ ہوں۔ اور اس طرح اس اجلاس کا مقاطعہ کر کے احتجاج کریں۔ ایک اور قرارداد کے ذریعہ غیر ممالک میں ہندوستانی فوجیں بھیجے جانے کی مذمت کی گئی۔ اور فیصلہ کیا گیا۔ کہ کانگرسی حکومتیں جنگی تیاریوں میں حکومت ہند کو کوئی مدد نہ دیں۔ اور اگر کانگرس کی اس پالیسی کو برقرار رکھنے کے لئے انہیں مستعفی بھی ہونا پڑے۔ یا انہیں برخواست کر دیا جائے۔ تو اس کے لئے بالکل تیار رہیں۔ کمیٹی نے فیصلہ کیا۔ کہ اگر ہندوستان کے کسی حصہ پر ہوائی حملہ کا خطرہ ہو تو اس کے لئے حفاظتی اقدامات ضروری ہیں۔ لیکن صوبجاتی حکومتیں ان کی حوصلہ افزائی صرف اسی صورت میں کریں۔ کہ یہ کام براہ راست وزراء کے کنٹرول میں دیا جائے

شملہ سے ۱۲ راگست کی اطلاع ہے کہ ورکنگ کمیٹی کے آئندہ سیشن میں ممبروں کو شمولیت سے روکنے کی ایک بڑی بھاری وجہ یہ بھی ہے۔ کہ اس میں حکومت کی طرف سے فوجی تحفظ کے سلسلہ میں بعض تجاویز پیش کی جا رہی ہیں۔ اور چونکہ کانگرس سرے سے جنگ میں ہندوستان کی شرکت کے ہی خلاف ہے۔ اس لئے اس نے ممبروں کو یہ حکم دیا ہے۔ اس فیصلہ سے حکومت ہند کے ہیڈ کوارٹرز میں اضطراب پیدا ہو گیا ہے۔ کمیٹی نے ایک اور قرارداد میں جنوبی افریقہ کے ہندوستانیوں کو مبارکباد دی کہ انہوں نے ضبط و تحمل سے کام لیا اور خلاف قانون سرگرمیوں کو بند کر دیا۔

ایک اور ریزولیوشن میں حکومت بنگال، حکومت پنجاب اور مرکزی حکومت سے استدعا کی گئی۔ کہ تمام سیاسی قیدیوں کو رہا کر دیا جائے۔ لیکن رہائی کے لئے بھوک ہڑتال وغیرہ ذرائع کی مذمت کی گئی۔ اور کہا گیا۔ کہ اس سے کسی منظم حکومت کا چلنا ناممکن ہو جاتا ہے

کانگرس کے متعلق ایک کانگرسی لیڈر کی رائے اور گاندھی جی کا جواب

بمبئی سے ۱۲ راگست کی اطلاع ہے۔ کہ سی۔ پی کے دو کانگرسی جن میں سے ایک مشہور کانگرسی لیڈر بھی ہے گاندھی جی کے پاس آئے۔ اور کہا۔ کہ آپ ہمیں بتایا کرتے تھے کہ انگریزی حکومت شیطانی ہے۔ جب کانگرس کی حکومت ہو گی۔ ہر قسم کی بددیانتی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ زندگی کے ہر پہلو میں پاکیزگی نمایاں ہو گی۔ لیکن ان صوبوں میں کانگرسی حکومت کے باوجود ہم بالکل اس کے الٹ دیکھ رہے ہیں۔ بددیانتی کا دور دورہ ہے اخلاقی پستی انتہاء کو پہنچ رہی ہے۔ کانگرسی آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے ہیں۔ اور چونکہ لوگوں کا خیال ہے۔ کہ آپ ہی ورکنگ کمیٹی ہیں۔ آپ وزارتوں کو توڑ سکتے اور بنا بھی سکتے ہیں۔ اور وزراء سے جو چاہیں کرا سکتے ہیں۔ اس لئے کانگرسی حکومتوں کی بددیانتیوں کا الزام آپ پر لگایا جا رہا ہے۔ اور اگر چند سے اور یہی حالت رہی۔ تو کانگرس تھوڑے عرصہ بعد ایک مضحکہ خیز ادارہ بن کر رہ جائے گا۔ اس کے جواب میں گاندھی جی نے ہریجن میں ایک مضمون لکھا ہے جس میں کہا ہے۔ کہ یہ صحیح نہیں۔ کہ طاقت میرے ہاتھ میں ہے۔ مجھے وزراء کے کام سے بہت کم واقفیت ہوتی ہے میں ان کے یا ورکنگ کمیٹی کے کام میں دخل نہیں دیتا۔ حتیٰ کہ کمیٹی کے بہت سے ریزولیوشنز کا علم مجھے اخبارات میں شائع ہونے کے بعد ہوتا ہے۔ میں صرف اس اجلاس میں شریک ہوتا ہوں۔ جس میں مجھے شرکت کی دعوت دی جائے۔ اور پھر کئی دفعہ ایسا ہوا ہے۔ کہ ورکنگ کمیٹی نے میرے مشوروں کو رد کر دیا ہے۔ لیکن مجھے اس پر کوئی گلہ یا شکوہ نہیں۔ آپ تسلی رکھیں۔ کہ وہ وقت بہت جلد آنے والا ہے۔ کہ جب کانگرس کی صفیں پاکیزہ ہو جائیں گی۔ اور سب اعتراضات دور ہو جائیں گے موجودہ کانگرس پہلی سے بہت زیادہ پاک ہے۔ اور اسی طرح یہ نقائص بھی رفتہ رفتہ دور ہو جائیں گے لیکن اگر کوئی سقم ہو تو بھی مجھ پر کوئی ذمہ داری نہیں۔ کیونکہ یہ خیال ہی سرے سے غلط ہے کہ کانگرس کی ساری طاقت میرے قبضہ میں ہے اور میں جو چاہوں کرا سکتا ہوں۔ ایک ذمہ دار کانگرسی لیڈر نے کانگرسی حکومت پر تبصرہ کرتے وقت جس صاف بیانی سے کام

ماں کا خط اپنی بیٹی کے نام

میری نور نظر بچی خدا تم کو سلامت رکھے ابھی دو مہینے باقی ہیں۔ اور تم نے ابھی سے گھبرا گھبرا کر خط لکھنے شروع کر دیے ہیں۔ اگرچہ پیدائش کی گھڑیاں بہت ہی مشکل ہوتی ہیں اور بچہ پیدا ہونے کے بعد عورت دوبارہ دنیا میں آتی ہے۔ لیکن میری بچی تمہیں میرے تجربہ سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ تمہارے اباجان ایسے موقعہ پر مجھے ہمیشہ ڈاکٹر منظور احمد صاحب مالک شفاخانہ دلپذیر قادیان ضلع گورداسپور سے اکسیر تسہیل ولادت منگا دیا کرتے تھے۔ اس سے بچہ آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے اور بچہ کی دردیں بالکل نہیں ہوتیں۔ قیمت بھی اس کی زیادہ نہیں۔ شاید دو روپے آٹھ آنہ (۲/۸) ہے۔ جو کہ فوائد کے لحاظ سے بالکل حقیر ہے۔ اپنے میاں سے کہہ کر یہ دوائی ضرور منگوا رکھیں۔

ذیابطیس

اس کے علاج کے لئے تین دوائیں ایک امریکن ڈاکٹر کے مجربات میں سے میرے پاس موجود ہیں۔ ان دواؤں کو اس ڈاکٹر نے تمام عمر استعمال کیں۔ اور بہت کامیاب ثابت ہوئیں۔ ضرورت مند منگا کر استعمال کریں۔ دیگر امراض کے علاج کے لئے بھی لکھئے۔

ڈاکٹر ایم۔ ایچ۔ احمدی معرفت الفضل۔ قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

جاپان کے مقابلہ میں برطانیہ کی ایک اور کمزوری کا اظہار

اس سے قبل برطانیہ کے وزیر اعظم جاپان کے مقابلہ میں اپنی کمزوری کا اعلان کر چکے ہیں جو حکومت برطانیہ کے رعب و وقار کے لئے سخت دھکا ہے۔ اور لنڈن سے ۱۱ اگست کی آمدہ ایک خبر نے رہی سہی کسر بھی نکال دی ہے۔ احباب کو معلوم ہے۔ کہ ٹین سین کے برطانوی علاقہ میں چار چینیوں نے جاپانی بنک کے چینی منیجر کو ہلاک کر دیا تھا۔ اور حکومت جاپان کے مطالبہ پر حکومت برطانیہ نے ان کو اس کے حوالہ کرنے سے یہ کہہ کر انکار کر دیا تھا۔ کہ ان کے خلاف شہادت ناکافی ہے۔ اور در اصل یہی چیز تھی جس نے دونو ممالک کے تعلقات کو سخت خراب کر دیا۔ اور جاپان نے برطانوی آبادی کو محصور کر کے کھانے پینے و دیگر ضروریات کی اشیاء کے اندر جانے میں بھی دقتیں پیدا کر دیں۔ آخر دونو ممالک کے نمائندے ٹوکیو میں جمع ہوئے۔ اور آج لنڈن میں سرکاری طور پر اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ برطانیہ نے ان چاروں کو جاپان کے حوالہ کر دینے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ یہ آج کل برطانوی بستی میں نظر بند ہیں۔ بعض برطانوی قانون دانوں نے شہادت کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ رائے ظاہر کی ہے۔ کہ ان کا جرم ثابت ہے۔ گفت و شنید کے باقی مسائل ابھی زیر بحث ہیں۔

حکومت برطانیہ کے اس فیصلہ نے چینی حلقوں میں ایک تشویش اور سراسیمگی پیدا کر دی ہے۔ اور کہا جا رہا ہے۔ کہ یہ اقدام غریب چینیوں کو موت کے منہ میں دھکیلنے کے مترادف ہے۔ حکومت چین نے برطانیہ کو ایک یادداشت بھی بھیجی ہے جس میں اس فیصلہ پر نظر ثانی کرنے کی درخواست کی ہے۔ اور تو اور برطانوی پریس بھی اس کے متعلق ناراضگی کا اظہار کر رہا ہے۔ چنانچہ ڈیلی ٹیلیگراف نے لکھا ہے۔ کہ یہ فیصلہ بہت ہی افسوسناک ہے۔ اور غیر مشروط طور پر ملزموں کی حوالگی برطانیہ کے وقار کو سخت نقصان پہنچانے والی چیز ہے۔ اس نے بھی مطالبہ کیا ہے۔ کہ ان شرائط کو تسلیم نہ کیا جائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مصری وزیر خارجہ یونان میں

قاہرہ سے ۱۱ اگست کی خبر ہے۔ کہ مصر کے وزیر خارجہ سید عبد الفتاح یحییٰ پاشا یونان کے دار السلطنت ایتھنز میں وارد ہوئے۔ سٹیشن پر یونانی وزراء۔ سفراء دول اور یونانی مصری انجمن کے ارکان کے علاوہ ہزاروں اشخاص نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ سڑکوں کو خوب آراستہ کیا گیا تھا۔ اور مختلف مقامات پر مصری علم نصب تھے۔ رات کے وقت حکومت یونان کی طرف سے آپ کے اعزاز میں دعوت طعام دی گئی۔ اس موقعہ پر یونان کے وزیر اعظم موسیو میاکس نے ایک تقریر کی جس میں کہا۔ کہ مصر اور یونان کے تعلقات اسوقت سے چلے آتے ہیں۔ جب کہ ابھی دنیا کی تاریخ کا آغاز بھی نہیں ہوا تھا۔ اور ان دونو ملکوں کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ دنیا نے انہی سے روشنی لے کر تہذیب و تمدن کے چراغ اپنے اپنے ہاں روشن کئے ہیں۔ دنیا ایسے خطرناک حالات سے گذر رہی ہے۔ کہ ہر قوم لرزہ براندام ہے اور بچاؤ کی یہی صورت ہے۔ کہ باہم اتحاد و اتفاق کو وسعت دی جائے۔ تا اتحاد و تعاون کی روح جنگ و جدال پر غالب آ سکے۔ آخر میں مصری وزیر خارجہ نے تقریر کی۔ اور کہا۔ کہ دنیا کے امن کے لئے بحیرہ روم کا امن بے حد ضروری ہے۔ اور ہم دونو چونکہ اس کے کناروں پر آباد ہیں۔ اس لئے ہمارا باہم اتحاد بہت ضروری ہے۔ حکومت یونان نے مصری حکومت کے بانی محمد علی کبیر کا مجسمہ بنوا کر نصب کیا تھا۔ جس کی نقاب کشائی کی دعوت کوشہ فاروق نے قبول کر لیا ہے۔ مصری وزیر خارجہ نے اس کے لئے بھی یونان کا شکریہ ادا کیا۔

انقرہ سے ۱۳ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ رومانیہ کے شاہ کیرول بذریعہ ہوائی جہاز یہاں پہنچے۔ ترکی حکومت کی طرف سے ان کا شاہانہ استقبال کیا گیا۔ اور صدر جمہوریہ کے محل میں اتارا گیا۔ وزیر اعظم اور وزیر خارجہ وغیرہ کیساتھ بحیرہ اسود کی صورت حالات کے متعلق گفتگو کرنے کے بعد آپ نے صدر جمہوریہ سے ملاقات کی اور طویل گفتگو ہوتی رہی شاہ موصوف دو روز کے قیام کے بعد یونان چلے جائیں گے۔

جرمنی و اٹلی کے وزرائے خارجہ کی ملاقات اور یورپین پریس

روم سے ۱۲ اگست کی اطلاع ہے۔ کہ کل ہر ابن ٹراپ وزیر خارجہ جرمنی اور کاونٹ کیانو وزیر خارجہ اٹلی کے مابین ملاقات ہوئی۔ اور دونو نو گھنٹے اکٹھے رہے۔ اس کے بعد دونو ہٹلر کے پاس گئے اور وہیں کھانا کھایا۔ فرانسیسی اخبارات نے لکھا ہے۔

M. URdU 98

موازنہ

برف کی طرح سفید۔ گھوڑے کی طرح مضبوط۔ قارون کی طرح دولتمند یہ وہ چند استعارات ہیں۔ جو روزمرہ کی زندگی میں جوانوں اور بوڑھوں کی زبانی ہم سنتے ہیں۔ زبان نہ جانے کیا شے ہوتی۔ اگر استعارات کا اس میں وجود نہ ہوتا۔ اگر لفظ "مانند" کا وجود نہ ہوتا تو ہم اپنے خیالات کا اعادہ کیونکر کرتے!

جب کبھی ہم کسی چیز کی خوبصورتی یا بدنمائی کی توضیح پیش کرتے ہیں۔ تو ہم استعارات سے مثالیں قائم کرتے ہیں۔ اور لفظ مانند کا استعمال اس طرح ہر لحہ جاری ہے۔

سر ہنری گڈنی نے بھی اپنے سامعین سے ملیریا جیسے عذاب عظیم کی اندوہناکیوں کو جتوانے کے لئے ایک استعارہ استعمال کیا تھا۔ اور وہ یوں ہے۔

"اگر برطانوی ہندوستان کے ملیریا زدہ انسانوں کی لاشوں کو یکے بعد دیگرے بچھانا شروع کر دیا جائے تو ہندوستان کے جنوبی سرے سے شمالی سرے تک کی تمام زمین ان لاشوں سے بھر جائے گی"

اگرچہ یہ مثال کچھ مشکوک سی معلوم ہوتی ہے۔ تاہم صداقت سے خالی نہیں۔ ہندوستان کے تیس کروڑ باشندوں میں سے ۲۰ لاکھ ہر سال ملیریا کے ہاتھوں فنا ہو جاتے ہیں۔ اور ۹ کروڑ اس کے شکار ہوتے ہیں۔ یہ تو ملیریا کی اس عظیم الشان تباہ کاری کی محض ادنیٰ سی مثال ہے جو سارے جہان پر اس کی وجہ سے نازل ہوتی ہے۔ یہ وہ عذاب ہے۔ جس کے گھائلوں کی تعداد نہایت خونین جنگوں اور سخت ترین وباؤں کے اثر زدہ انسانوں سے کہیں زیادہ ہے۔

اور جب ہم اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ اسوقت ملیریا کی روک تھام کرنے والے تدابیر کے موجدین۔ یعنی عالم انسانیت کی اہمیت بھی ہماری سمجھ میں آجاتی ہے۔

مجلس بین الاقوام کی کمیشن نے جو ملیریا کی تحقیقات کے لئے مقرر کی گئی تھی۔ انجام کار یہ فیصلہ کیا کہ بخار کے پورے موسم کے دوران میں ۶ گرین کونین کا استعمال اس مصیبت سے محفوظ رہنے کے لئے بہت کافی ہے۔

ملیریا زدہ لوگوں کے علاج کے متعلق مذکورہ بالا کمیشن نے سفارش کی ہے۔ کہ ہر روز ۱۵ سے ۲۰ گرین تک کی خوراک پانچ سے سات دن تک مریض کو دینا چاہیئے۔ کسی مزید علاج کی مطلق ضرورت نہیں ہے۔ البتہ اگر دورہ عود کر آئے۔ تو پہلے کی طرح پھر علاج شروع کر دیں۔